ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد۹ | جمعۃ المبارک ۲۶/اپریل ۲۰۰۲ء | ۱۲/صفر ۱۴۲۳ ہجری قمری ۲۶/شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ۱۷

اللہ سے مانگ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"جب تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ۔ اور جان لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اللہ کے کہ اللہ چاہے اور تیرے لئے فائدہ مقدر کردے۔

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامة)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے

بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے

"مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ تجربہ نہیں، اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔ سید احمد خان بھی دعا کے منکر تھے لیکن جب ان کا پیشاب بند ہوا تو دہلی سے معالج ڈاکٹر کو بلایا۔ یہ نہ سمجھ لیا کہ خود بخود ہی پیشاب کھل جاوے گا۔ حالانکہ وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دنیا ہے۔ جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باطنی دنیا میں تاثیرات نہ ہوں جن میں سے دعا ایک زبردست چیز ہے۔

یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضا و قدر میں سب کچھ ہے مگر کوئی ہے تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہو جاوے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قبض سے بیمار ہے تو تربد یا کسٹر ائیل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے اور قبض کھل جائے گا۔ کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔

اسی طرح پر اور تدابیر کرنے والے ہیں مثلاً زراعت کرنے والے اور یہی معالجات کرنے والے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان تدابیر کی وجہ سے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور اشیاء میں مختلف اثر دیکھے ہیں۔ پھر جبکہ ان چیزوں میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دعاؤں میں جو وہ بھی مخفی اسباب اور تدابیر ہیں، اثر نہ ہوں؟ اثر ہیں اور ضرور ہیں لیکن تھوڑے لوگ ہیں جو ان تاثیرات سے واقف اور آشنا ہیں اس لئے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دُعا اثر کرتی ہے دُور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دُعا چھوڑ دیتے ہیں اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے یا تولہ بھر غذا کھا لے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہو جاوے؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے۔ بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے۔ تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں، خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں، مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۳-۲۶۶)

اَلۡجَبَّار سے مراد وہ ذات ہے جو مخلوق کی نسبت بہت ہی بلند شان ہو۔

بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو بڑا بنا پھرتا ہے اور شیخیاں مارتا ہے مگر کبیر اور بلند شان والے خدا کو بھول جاتا ہے۔

اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو تکبر اور ظلم سے کام لیتا ہے مگر خدائے جَبَّار واَعۡلٰی کو بھول جاتا ہے۔

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور مختلف مفسرین و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلۡجَبَّار کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۹/اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کی صفت جَبَّارِیَّتْ کے موضوع پر خطبہ ہوگا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے اَلۡجَبَّار کے

لغوی معنی بیان فرمائے اور اس سلسلہ میں مختلف مفسرین کی آراء کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے بتایا کہ جَبَرَ اللّٰہُ فُلَانًا کا مطلب ہے کہ اللہ نے فلاں کی ضرورت پوری کر دی۔ اَلْجَبَّار خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ایسی ہستی جو بندوں کو اپنے اوامر و نواہی پر عمل کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَلْجَبَّار سے مراد وہ ذات ہے جو مخلوق کی نسبت بہت ہی بلند شان ہو۔ حضرت امام راغب لکھتے ہیں کہ جَبَر کے حقیقی معنے کسی چیز میں طاقت و غلبہ کے ساتھ اصلاح کرنا ہے۔ انسان کے بارہ میں جَبَّار کا لفظ صرف مذمّت کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ﴾۔ حضرت امام رازی فرماتے ہیں کہ جَبَّار مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے فقیر کو غنی بنانے والا اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا۔ ابن کثیر کا قول ہے کہ اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ کا مطلب ہے کہ وہ ذات جسے جبر و اکراہ زیبا ہے، دوسروں کو نہیں۔ اور جسے کبریائی سجتی ہے، دوسروں کو نہیں۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عظمت میرا بچھونا اور کبریائی میرا اوڑھنا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَلْجَبَّار کے معانی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کامل غلبے والا ہے۔ چنانچہ ہر چیز اس کی اطاعت گزار ہے اور ہر ایک اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی بعض احادیث بھی اس موضوع کے تعلق میں بیان فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معزز بندہ ضرور بنایا ہے مگر اس نے مجھے جابر اور سرکش نہیں بنایا۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔

سورۃ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ ﴿وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا﴾۔ علامہ رازی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ نے مجھے متکبر نہیں بنایا بلکہ مَیں عاجزی اختیار کرنے والا شخص ہوں۔ اسی طرح حضرت یحییٰؑ کے تعلق میں ہے کہ ﴿وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا﴾ اس سے مقصود حضرت یحییٰ علیہ السلام کی انکساری، تواضع اور نرمی کی تعریف کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث پڑھ کر سنائی جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو بڑا بنا پھرتا ہے اور شیخیاں مارتا ہے مگر کبیر اور بلند شان والے خدا کو بھول جاتا ہے اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو تکبر اور ظلم سے کام لیتا ہے مگر خدائے جَبَّار و اَعْلیٰ کو بھول جاتا ہے۔

کوئی قشقہ ہے دُکھوں کا نہ عمامہ نہ صلیب
کوئی ہندو ہے نہ مسلم ہے نہ عیسائی ہے
ہر سِتم گر کو ہو اے کاش یہ عِرفان نصیب
ظلم جس پر بھی ہو ہر دین کی رُسوائی ہے
(کلام طاہر)

پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر قاتلانہ حملے

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

پاکستان سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ملک بھر میں احمدی مسلمانوں پر قاتلانہ حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شر پسند مولوی اور انتہا پسند مذہبی تنظیمیں جماعت احمدیہ کے خلاف مذموم کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ ذیل میں چند واقعات دئے جاتے ہیں جو حال ہی میں ہوئے ہیں۔

(۱)

ضلع وہاڑی میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

۱۹/اور ۲۰/فروری ۲۰۰۲ء کی درمیانی رات کو ہمارے ایک احمدی بھائی محمد یوسف صاحب ساکن چک نمبر 475.EB ضلع وہاڑی (جو مقامی جماعت کے سابق صدر بھی ہیں) پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ اپنے گھر میں سو رہے تھے۔ تفصیلات کے مطابق مذہبی انتہا پسندوں کا ایک گروپ مقامی مُلاں حافظ طالب حسین کی اقتدا میں محمد یوسف صاحب کو ایک عرصہ سے ہراساں کر رہا تھا اور جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ حافظ طالب حسین کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ تنظیم سپاہ صحابہ کا رکن ہے۔ اس نے بعض غُنڈوں کو ساتھ لے کر جنوری ۲۰۰۲ء میں بھی محمد یوسف صاحب پر حملے کا پروگرام بنایا تھا مگر وہ کسی وجہ سے اپنے مذموم ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس دفعہ وہ تین مسلح افراد کے ساتھ محمد یوسف صاحب کے گھر پہنچا۔ تقریباً رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ حملہ آور گھر کی بیرونی دیوار کو پھلانگ کر اندر پہنچے۔ پروگرام کے مطابق باقی حملہ آور حافظ طالب حسین سمیت دالان میں موجود رہے جبکہ ایک کو محمد یوسف صاحب کے بیڈ روم میں حملہ کرنے کے لئے بھجوایا۔ اس حملہ آور نے اندر داخل ہوتے ہی محمد یوسف صاحب کو للکارا اور گندی گالیاں دیں۔ پھر کہا کہ اس دفعہ تم بچ نہیں سکتے اور بندوق تان لی۔ محمد یوسف صاحب نے کمال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بندوق کی نالی پکڑ کر حملہ آور کو دھکا دیا اور ساتھ ہی اپنے لڑکے کو مدد کے لئے پکارا۔

ان کا لڑکا آصف دوڑا آیا اور آگے بڑھ کر حملہ آور سے بندوق چھین لی۔ مجرم نے بھاگنا چاہا مگر آصف نے اسے دبوچ لیا اور کمرے کی کنڈی اندر سے لگا لی تا کہ وہ باہر بھاگ نہ سکے۔ اس کے ساتھیوں نے باہر سے دروازہ توڑنے کی کوشش کی تا کہ اسے چھڑایا جا سکے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ شور و غل کی وجہ سے محلّہ کے کئی افراد جاگ گئے اور موقع پر پہنچ گئے جن کو دیکھ کر حافظ طالب حسین اور اس کے ساتھی وہاں سے بھاگ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نہایت معجزانہ طور پر جماعت احمدیہ کے ایک مخلص خادم کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا۔

پولیس کو بذریعہ فون اطلاع کی گئی۔ لوگوں نے حملہ آور اور اس کی بندوق پولیس کے حوالے کر دی۔ پولیس کے روبرو بیان دیتے ہوئے حملہ آور نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ اسے حافظ طالب حسین نے محمد یوسف کے قتل پر اکسایا تھا۔ پولیس حافظ طالب حسین اور دیگر مفرور مجرموں کو تلاش کر رہی ہے۔

(۲)

احمد پور شرقیہ میں ایک احمدی مسلمان پر تشدد

گزشتہ رمضان المبارک کے دوران احمد پور شرقیہ میں رہنے والے ایک احمدی سعید احمد کو تین غنڈوں نے گھیر لیا اور مارنے لگے۔ سعید احمد نے دوڑ کر قریب ہی ایک پولیس کے سپاہی کو بتایا۔ اس پر وہ تینوں بھاگ گئے۔ اس واقعہ کی رپورٹ مقامی تھانہ میں کرائی گئی مگر پولیس نے کوئی نوٹس نہ لیا۔

اب ۲/فروری ۲۰۰۲ء کو ساڑھے تین بجے شام جب سعید احمد اپنی سائیکل پر اپنے گھر آ رہے تھے تو راستے میں چار افراد نے ان کو روک لیا۔ یہ چاروں کسی دینی جماعت کے رکن معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے سعید احمد کو سائیکل سے اتارا اور خوب تشدد کیا۔ ایک نے خنجر سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ حملہ آوروں نے اسے کہا کہ وہ اسے اس لئے چھوڑ رہے ہیں کہ وہ ان کی ہٹ لسٹ (Hit List) پر نہیں ہے۔ البتہ ان کا بھائی جو مقامی جماعت کا صدر ہے ہٹ لسٹ پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے بتا دینا کہ اس کے دن پورے ہو چکے ہیں اور وہ اب اسے کبھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس واقعہ کی اطلاع اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس احمد پور شرقیہ کو تحریری طور پر ۱۴/فروری کو کر دی گئی ہے۔

(۳)

صادق آباد ضلع رحیم یار خاں میں احمدی مسلمانوں کے خلاف جلوس۔

ایک احمدی کے مکان پر حملہ

صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کے ایک احمدی مسلمان شریف احمد اصغر صاحب کو جو مقامی جماعت احمدیہ کے صدر بھی ہیں آج کل مقامی انتظامیہ اور مولویوں نے ہراساں کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ واقعات کی تفصیل کے مطابق مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۲ء کو شریف احمد اصغر صاحب کے مکان پر حملہ کر دیا گیا اور بیرونی دروازہ توڑنے کی کوشش کی گئی۔ ۴/جنوری کو مُلاؤں نے اپنی مساجد میں خطبات کے دوران لوگوں کو جماعت احمدیہ کے افراد پر حملہ کے لئے اکسایا اور ۶/جنوری کو وہ مقامی تھانہ میں پہنچے اور احمدیوں کے خلاف ایک کیس رجسٹر کروانے کی کوشش کی جس میں جماعت احمدیہ کے دیگر افراد کے علاوہ دو مستورات یعنی صدر لجنہ اماء اللہ اور بیگم صاحبہ صدر جماعت کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام پاکستانی احمدیوں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور شر پسند فتنہ پرور مُلاؤں اور اُن کے چیلوں چانٹوں کو خود اپنی گرفت میں لے کر انہیں پارہ پارہ کرے اور عبرت کا نشان بنا دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً۔

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

اللہ وسایا کی کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" پر تبصرہ

(مجیب الرحمان ۔ایڈوکیٹ)

(پانچویں قسط)

(۱۰)

باؤنڈری کمیشن

اللہ وسایا کی کتاب کے مطابق اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے یہ اعتراض بھی اُٹھایا کہ:۔

"بوقتِ آزادی اور سرحدوں کی حد بندی کے وقت قادیانیوں نے ایک عرضداشت پیش کی کہ وہ مسلمانوں سے الگ ایک جماعت ہیں۔اس کا اثر یہ ہوا کہ پنجاب کے کنارے کے علاقوں میں مسلمان آبادی کا تناسب گھٹ گیا اور بالآخر (ایوارڈ) فیصلے میں گورداسپور ہندوستان کو دے دیا گیا تاکہ وہ کشمیر سے تعلق رکھ سکے"۔(صفحہ ۸۳)

اور پھر جماعت احمدیہ کے امام جب ایک دوسرے سوال کی وضاحت میں جواب ریکارڈ کروا رہے تھے تو انہوں نے خلیفہ ثانی کے ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء کے خطبہ کی وضاحت کرنا چاہی تو اٹارنی جنرل نے طنزاً کہا:۔

اٹارنی جنرل: "ہندوؤں نے کہا کہ احمدی مسلمانوں سے علیحدہ ہیں ۔ آپ نے واقعہ میں مسلم لیگ سے علیحدہ میموریںڈم پیش کر دیا اور یوں مسلمانوں کی تعداد ۵۱ سے ۴۹ رہ گئی۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ اس سے مسلم لیگ کو مضبوط کر رہے تھے۔ ٹھیک ہے فائل کرا دیں اور آگے چلیں۔"(صفحہ ۱۴۷)

جناب اٹارنی جنرل نے جس انداز سے اس سوال سے جان چھڑائی اس سے اٹارنی جنرل کی یا تو دیانت مشتبہ ہو جاتی ہے یا ان کی ذہانت پر زد پڑتی ہے۔ مجلسِ احرار اور کانگریسی علماء بلکہ بعض مسلم لیگی علماء بھی اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ مسلم لیگ میں جب یہ سوال اٹھایا گیا کہ احمدی مسلم لیگ کے ممبر نہ بنائے جائیں تو قائداعظم نے سختی سے اس بات کو دبا دیا۔ لیکن مجلسِ احرار اور کانگریس کے ڈھنڈھورچی بدستور شور مچا رہے تھے اور اس صورتِ حال سے کانگریس بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی تھی، اور یہ بات سمجھنے کے لئے بہت باریک بینی اور غیر معمولی ذہانت کی ضرورت نہیں، اس وجہ سے مسلم لیگ ہائی کمان نے بٹالہ مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کو علیحدہ میمورنڈم داخل کرنے کی اجازت دی۔ گورداسپور کے ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی اور کانگریس احمدیوں کو مسلمان شمار نہ کئے جانے میں کامیاب ہو جاتی تو وہ معمولی اکثریت بھی ختم ہو جاتی۔ اس لئے اس بات کا ہر طرح سے یقینی بنایا جانا ضروری تھا تاکہ کوئی دور کا شائبہ بھی اس بات کا نہ رہ جائے کہ احمدیوں کو مسلمان شمار نہ کیا جائے۔ چنانچہ احمدیوں نے قادیان کے لئے اپنا کلیم اس بنیاد پر داخل کیا کہ احمدی مسلمان ہیں اور قادیان مسلمانوں کی ایک فعال جماعت کا روحانی مرکز ہے اور دنیا بھر سے آنے والوں کا مرجعِ خلائق ہے۔

اس کے علاوہ سکھوں کی طرف سے ننکانہ صاحب کی وجہ سے شیخوپورہ کا دعویٰ کیا جا رہا تھا۔ بٹالہ مسلم لیگ کی طرف سے جو میمورنڈم داخل کیا گیا اس میں بٹالہ کی تاریخی اہمیت' بٹالہ کی مسلمان آبادی' بٹالہ کی مسلمان انڈسٹری اور بٹالہ تحصیل میں واقع قادیان کے ذکر میں لکھا۔

"اگر مذہبی مقامات اور زیارتوں کو زیرِ غور لانا ہے تو بٹالہ صدر پولیس سٹیشن میں واقع قادیان کا قصبہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ مسلمانوں میں سے احمدی مرزا غلام احمد کو نبی تصور کرتے ہیں......"۔

احمدیوں نے اپنے میمورنڈم کے شروع ہی میں آٹھ اہم نکات قادیان کو پاکستان میں شامل کئے جانے کی بنیاد کے طور پر درج کئے۔ جس میں پہلا نکتہ یہ تھا کہ قادیان اسلام میں عالمگیر جماعت احمدیہ کا فعال مرکز ہے۔ اور ساتواں نکتہ یہ تھا کہ قادیان جس ضلع میں واقع ہے اس میں واضح مسلمان اکثریت ہے۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں اہم نکات بیان کرنے کے بعد پہلے ہی پیرے میں لکھا کہ جماعت احمدیہ جو مسلمانوں کا اہم مذہبی حصہ ہے اور جس کی دنیا بھر میں شاخیں ہیں اس کا مرکز ضلع گورداسپور میں ہے۔ مغربی اور مشرقی پنجاب کی عبوری تقسیم میں یہ ضلع دونوں حصوں کی سرحد پر واقع ہے اور باؤنڈری پر فریقین کے تنازع میں اس ضلع پر دونوں فریق نے دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ اپنے جائز حقوق کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتی ہے کہ اپنا نقطہ نظر باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ میمورنڈم کے آغاز ہی میں میموریںڈم کے پیش کئے جانے کی اغراض بیان کرتے ہوئے تین مرتبہ اس بات کا اظہار موجود ہے کہ احمدی مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس لئے ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل ہونا چاہئے۔

(Partition Of Punjab Vol. I; P:428-429)

جب اس میموریںڈم پر بحث کا وقت آیا تو بحث کے پہلے فقرہ ہی میں کہا گیا کہ قادیان کو مغربی پنجاب میں شامل ہونا چاہئے۔ اور دورانِ بحث اس بات پر زور دیا گیا کہ "قادیان جو تحصیل بٹالہ میں ہے' مسلم اکثریت کا علاقہ ہے۔"

جماعت احمدیہ کے میموریںڈم اور بحث کے علاوہ باؤنڈری کمیشن کی کارروائی میں یہ بات بار بار سامنے آئی کہ احمدی مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ بحث کے دوران احراری اور کانگریسی علماء کے پھیلائے ہوئے زہر کا اثر جسٹس تیجہ سنگھ کے ایک سوال سے بھی ظاہر ہوا۔

"مسٹر جسٹس تیجہ سنگھ: احمدیہ جماعت کی اسلام کے حوالہ سے کیا پوزیشن ہے؟

شیخ بشیر احمد: وہ اول و آخر مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ وہ اسلام کا حصہ ہیں"۔

(Partition Of Punjab Vol. II; P:213)

اس طرح سے خود کانگریس کے وکیل نے اپنی بحث میں ضلع گورداسپور کو غیر مسلم اکثریت کا علاقہ قرار دیتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت صرف اس وجہ سے ہے کہ تین چھوٹے چھوٹے حصوں یعنی قادیان، فتح گڑھ چوڑیاں اور بٹالہ میں ان کی اکثریت بہت زیادہ ہے۔ اور ان تین علاقوں کے مسلمانوں کی تعداد نکال دی جائے تو ضلع غیر مسلم اکثریت کا نظر آتا ہے۔ گویا سیتل واڈ نے بھی قادیان کو مسلم اکثریت کے علاقہ کے طور پر شمار کیا اور اپنی بحث کو ایک نیا موڑ دے دیا۔

سیتل واڈ کی بحث کے دوران جسٹس منیر نے کہا:۔

"مسٹر جسٹس منیر احمد: میں سمجھ گیا ہوں بٹالہ کے یہ چھوٹے چھوٹے دو نقطے دیکھیں۔ آپ ان کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔

مسٹر سیتل واڈ: تیسرا قادیان کا قصبہ ہے۔

مسٹر جسٹس منیر: اس کی آبادی کیا ہے؟

مسٹر سیتل واڈ: اعداد و شمار ابھی آپ کو دیتا ہوں۔

مسٹر جسٹس منیر: کیا میں سمجھوں کہ اس پوری تحصیل میں قادیان کے علاوہ کوئی مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں۔

مسٹر سیتل واڈ: نہیں جہاں تک میں نقشہ کو دیکھتا ہوں ایسا ہی ہے۔ ہم نے مسلم اکثریت کے بڑے بڑے علاقے چنے ہیں اور ہمیں اس سائز کے اور علاقے نہیں ملتے۔ لہٰذا ہم نے ان کو نقشے پر علیحدہ ظاہر نہیں کیا"۔

(Partition Of Punjab Vol. II; P:214)

اسی طرح اپنی جوابی بحث میں مسٹر سیتل واڈ نے کہا:

"اب اگلے نقطے پر آیئے جو بٹالہ ہے اس میں آپ تین سفید حصے دیکھیں گے۔ میں آپ کو اس تحصیل کے اعداد و شمار دیتا ہوں۔

مسلمان: 209277

غیر مسلم: 177776

31501 کا فرق ہے اور یہاں میں نے تینوں pockets کو اکٹھا لے لیا ہے۔ پہلا فتح گڑھ چوڑیاں ہے جہاں مسلمان 18055 اور غیر مسلم 4641۔ دوسرا بٹالہ کا شہر اور مضافاتی گاؤں ہیں جہاں مسلمان 45181 اور غیر مسلم 4664 ۔ تیسرا حصہ قادیان ہے جہاں مسلمان 10226 اور غیر مسلمان 1135 ہیں۔ اگر ہم تینوں کو اکٹھا لے لیں تو مسلمانوں کی مجموعی تعداد 73462 اور غیر مسلموں کی 22227 ہے"۔

(Partition Of Punjab Vol. II; P:528)

گویا ساری کارروائی کے دوران قادیان اور احمدیوں کو مسلمانوں کے ساتھ شامل کیا جاتا رہا۔ لہٰذا یہ کہنا کہ احمدی الگ ہو گئے اور مسلمانوں کی اکثریت گھٹ گئی، ایک بیہودہ، نامعقول اور شرمناک جھوٹ ہے اور سرکاری ریکارڈ اس جھوٹ کی تردید کر رہا ہے۔

شیخ بشیر احمد کی بحث کے دوران جب احمدیوں کی تعداد 5,00,000 بتائی گئی تو جسٹس تیجہ سنگھ نے پوچھا:

"مسٹر جسٹس تیجہ سنگھ: کیا انہیں گزشتہ مردم شماری کے دوران علیحدہ شمار کیا گیا تھا۔

شیخ بشیر احمد: گزشتہ مردم شماری میں احمدیوں کا کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا۔ جو فرق تسلیم کیا گیا وہ یہ تھا کہ اگر کوئی خود کو شیعہ ظاہر کرے تو اس کو شیعہ درج کیا جائے اور اگر کوئی شخص کوئی اور تفصیل بتائے تو اس کو سُنّی درج کیا جائے"۔

مگر اٹارنی جنرل بااصرار اس بات کو پیش کرتے رہے کہ احمدیوں نے باؤنڈری کمیشن میں الگ میموریںڈم پیش کر کے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا جس سے مسلمانوں کی تعداد گھٹ گئی اور گورداسپور، ہندوستان کو چلا گیا۔ اٹارنی جنرل صاحب مسلم لیگی تھے اور سیاسی کارکن رہے ہیں۔ اگر پہلے احراری لیڈروں کے مسلسل جھوٹ کے زیرِ اثر وہ کوئی غلط تاثر قائم کر بھی چکے تھے تو باؤنڈری کمیشن کی پوری کارروائی شائع ہو چکی ہے، اس سے استفادہ کر سکتے تھے۔ یقیناً جناب یحییٰ بختیار پڑھنے لکھنے کا ذوق رکھتے ہوں گے اور ان تاریخی دستاویزات کا مطالعہ تو انکا محبوب مشغلہ رہا ہوگا۔ ان کے علم میں ہونا چاہئے تھا کہ یہ اعتراض مجلسِ احرار کی طرف سے اٹھایا گیا، کبھی مسلم لیگ کی ہائی کمان کی طرف سے یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا۔

مذہبی امور میں مولوی حضرات کے مہیا کردہ سوالات کے بارہ میں اٹارنی جنرل صاحب کی مجبوری سمجھ میں آ سکتی ہے مگر اس سیاسی سوال پر اٹارنی جنرل صاحب کی لاعلمی ناقابلِ فہم ہے۔ اللہ وسایا کی کتاب سے ظاہر ہے کہ اٹارنی جنرل باؤنڈری کمیشن میں جماعت احمدیہ کے میموریںڈم کا مطالعہ کر چکے تھے، کیونکہ احمدیوں کی تعداد کے بارے میں اُسی میموریںڈم کے حوالہ سے دوسری جگہ سوال و جواب موجود ہے۔

یہ اب تاریخی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ریڈکلف کا ایوارڈ غیر منصفانہ تھا۔ ایوارڈ کا اعلان کرنے میں تاخیر ہو رہی تھی۔ طرح طرح کی خبریں سننے میں آ رہی تھیں۔ جنکی وجہ سے چوہدری محمد علی

صاحب جو مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری تھے وہ قائداعظم کے ارشاد پر قائداعظم کی تشویش کا اظہار کرنے کے لئے دہلی تشریف لے گئے اور یہ تشویش ضلع گورداسپور کے بارے میں تھی۔ اس بارے میں چوہدری محمد علی کا بیان یہ ہے:۔

When I reached Delhi, I went straight from the airport to the Viceroy's house where Lord Ismay was working. I was told that Lord Ismay was closeted with Sir Cyril Radcliffe. I decided to wait until he was free. When, after about an hour, I saw him, I conveyed to him the Quaid-e-Azam's message. In reply Ismay professed complete ignorance of Radcliffe's ideas about the boundry and stated categorically that neither Mountbatten nor he himself had ever discussed the question with him. It was entirely for Radcliffe to decide and no suggestion of any kind had been or would ever be made to him. When I plied Ismay with details of what had been reported to us, he said he could not follow me. There was a map hanging in the room and I beckoned him to the map so that I could explain the position to him with its help. There was a pencil line drawn across the map of the Punjab. The line followed the boundary that had been reported to the Quaid-e-Azam. I said that it was unneccessary for me to explain further since the line, already drawn on the map, indicated the boundary I had been talking about. Ismay turned pale and asked in confusion who has been fooling with his map. This line differed from the final boundary in only one respect that the Muslim majoraty Tehseels of Ferozupr and Zera in the Ferozpur district were still on the side of Pakistan as in the sketch-map.

Ch. Muhammad 'Ali, Emergence of Pakistan; Published by Research Society of Pakistan ; Page 218)

ترجمہ:۔

"جب میں دہلی پہنچا تو میں ائرپورٹ سے سیدھا وائسرائے ہاؤس گیا جہاں لارڈ ایزمے کام کیا کرتے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ لارڈ ایزمے سر سیرل ریڈکلف کے ساتھ بند کمرے میں مصروف ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ان کے فارغ ہونے تک میں انتظار کروں گا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد جب میں ان سے ملا تو میں نے انہیں قائداعظم کا پیغام دیا۔ جواباً لارڈ ایزمے نے باؤنڈری کمیشن سے متعلق ریڈکلف کے خیالات کے بارہ میں مکمل لاعلمی کا اظہار کیا اور دوٹوک الفاظ میں کہا کہ نہ تو انہوں نے خود اور نہ ماؤنٹ بیٹن نے اس مسئلہ پر ان سے کوئی گفتگو کی ہے۔ فیصلہ کرنا کلیۃً ریڈکلف کا کام ہے اور کسی قسم کی کوئی تجویز نہ انہیں دی گئی ہے اور نہ دی جائے گی۔ جب میں نے ایزمے کو ان اطلاعات کی تفصیلات سے آگاہ کیا جو ہمیں مل رہی تھیں تو انہوں نے کہا کہ وہ میری بات سمجھ نہیں سکے۔ کمرے میں ایک نقشہ لٹکا ہوا تھا میں نے انہیں اس نقشہ کی طرف بلایا تا کہ نقشہ کی مدد سے صورتحال واضح کر سکوں۔ پنجاب کے نقشہ کے بیچوں بیچ پنسل سے ایک لائن کھینچی ہوئی تھی اور یہ لائن اس باؤنڈری کے مطابق تھی جس کی اطلاعات قائداعظم کو مل رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ اب مزید وضاحت ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ نقشہ پر موجود لائن اس باؤنڈری کو ظاہر کر رہی ہے جس کے بارہ میں میں بات کر رہا ہوں۔ ایزمے کا رنگ پیلا پڑ گیا اور گھبراہٹ میں کہنے لگے ان کے نقشہ کو کون چھیڑ تا رہا ہے۔ یہ لائن حتمی باؤنڈری سے صرف ایک لحاظ سے مختلف تھی یعنی فیروزپور اور زیرہ کی مسلمان اکثریت والی تحصیلیں اس وقت تک بھی اس نقشہ میں پاکستان کی طرف تھیں"۔

جسٹس منیر اپنی کتاب From Jinah to Zia میں لکھتے ہیں۔

Another occasion for us to resign arose when after an interview with Sir Cyril at Simla Mr. Justice Din Muhammad came out with the impression that practically the whole of Gurdaspur with a link to Kashmir was going to India, but we were again asked to proceed with our work.

(From Jinah to Zia;2nd Edition, Page 12)

ترجمہ:۔

"ہمارے استعفیٰ دینے کا ایک اور موقعہ اس وقت پیدا ہوا جب شملہ میں سر سیرل سے ایک انٹرویو کے بعد جسٹس دین محمد یہ تاثر لے کر باہر آئے کہ گورداسپور کا سارا ضلع کشمیر کو ایک رابطہ کے ساتھ ہندوستان کو جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں پھر یہ کہا گیا کہ ہم اپنا کام جاری رکھیں۔"

پھر آگے چل کر گورداسپور کے بارہ میں لکھتے:۔

One of the moot points was Gurdaspur, a Muslim majority district and it became predominantly Muslim area if Pathankot was adjoined to the adjacent Hindu areas to the east. But Pathankot being not exclusively Hindu, the adhopur Headworks, which would mostly irrigate Muslim majority areas, with the area to the west of it, should be awarded to Pakistan, But the argument had no effect on him and he gave both Gurdapur and Batala, which had a Muslim majority, to India. Ajnala Tehsil in Ameritsar also, which was Muslim area (59.04) he refused to join with the district of Lahore and gave it to India.

(From Jinah to Zia; 2nd Edition, Page 13)

ترجمہ:۔"زیر بحث سوالات میں سے ایک گورداسپور تھا جو مسلم اکثریت کا ضلع تھا اور اگر اس میں سے پٹھان کوٹ مشرقی جانب ہندو اکثریت کے حصہ کے ساتھ شامل کر دیا جاتا تو گورداسپور میں غالب اکثریت مسلم اکثریت ہو جاتی۔ لیکن پٹھان کوٹ چونکہ کلیۃً ہندو علاقہ میں تھا اور مادھو اور ہیڈورک سے زیادہ تر مسلم اکثریت کے علاقوں کی آب پاشی ہوئی تھی اس لئے یہ اس کی مغربی جانب کا حصہ پاکستان کو جانا چاہئے۔ لیکن اس دلیل کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے گورداسپور اور بٹالہ دونوں مسلم اکثریت کے علاقے ہندوستان کو دے دیئے۔ امرتسر کی تحصیل اجنالہ جو مسلمان علاقہ تھا (59.04) کو اس نے لاہور کے ساتھ شامل کرنے سے انکار کر دیا اور وہ بھی ہندوستان کو دے دیا۔"

جسٹس منیر مزید لکھتے ہیں:۔

There is conclusive proof, oral as well as documentary, that the award was altered in respect of the Ferozepure Tehsils and the areas that lie between the angle of the Beas and the Satluj.

(From Jinah to Zia; 2nd Edition, Page 14)

ترجمہ:۔"اس بات کے زبانی اور تحریری طور پر قطعی ثبوت موجود ہیں کہ فیروزپور کی تحصیل اور ستلج اور بیاس کے درمیانی علاقوں کے بارے میں ایوارڈ میں ردوبدل کیا گیا۔"

قائداعظم جو ایسے معاملوں میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے خود انہوں نے فرمایا:۔

The division of India has now been finally and irrevocably effected. No doubts, we feel the carving out of this great independent sovereign Muslim state has suffered injustices. We have been squeezed in as uch as it was possible in the latest blow that we have received was the Award of the boundary commmission. It is an unjust, incomprehensible and even perverse Award. It may be wrong unjust and perverse and it may not be a judicial but political Award, but we had agreed to abide by it and it is binding upon us. As honorable people, we must abide by it.

(Speeches and Statementsof Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinah(Lahore: Research Society of Pakistan;1976)Page; 432)

ترجمہ:۔

"ہندوستان کی تقسیم اب حتمی اور ناقابل تنسیخ طور پر عمل میں آچکی ہے۔ اس میں بلاشبہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس عظیم خود مختار مسلم ریاست کے قیام میں ناانصافیاں ہوئی ہیں اور باؤنڈری کمیشن کے ہاتھ جو ہمیں آخری ضرب پہنچی ہے اس کے ذریعہ ہمیں جہاں تک ہو سکا ہے سکیڑ دیا گیا ہے۔ یہ ایک غیر منصفانہ ناقابل فہم بلکہ غلط ایوارڈ ہے۔ گو یہ غیر منصفانہ اور غلط ایوارڈ ہے اور یہ انصاف کی بجائے سیاست پر مبنی ایوارڈ ہے لیکن ہم نے اسے تسلیم کرنے کا اقرار کیا تھا اور اب ہم اس کے پابند ہیں۔ ایک باوقار قوم کی حیثیت سے ہمیں اسے قبول کرنا ہوگا۔"

دنیا بھر کے محققین ریڈکلف کی شرمناک بددیانتی پر متفق ہیں۔ مگر مجلس احرار، کانگریسی علماء اور مجلس ختم نبوت کا سارا زور اس بات پر ہے کہ ریڈکلف بیچارہ کیا کرتا، احمدیوں نے اعداد و شمار ہی ایسے دے دیئے۔ گویا ریڈکلف تو نہایت صاف ستھرا، دیانتدار اور منصف مزاج آدمی تھا، ایوارڈ بالکل درست ہو رہا تھا، احمدیوں نے الگ میمورینڈم داخل کر کے یا اعداد و شمار داخل کر کے گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کرنے کا راستہ صاف کر دیا۔ یہ ریڈکلف کے گماشتے اتنا بھی نہیں جانتے کہ گورداسپور اور زیرہ وغیرہ اعداد و شمار کی بنا پر ہندوستان کو نہیں دیئے گئے، Other Factors کی بنیاد پر دیئے گئے۔ اس بارے میں بددیانت اور ظالم ریڈکلف کو خود بھی شرم آئی اور وہ جو کسی بات کی توجیہ پیش کرنے کا پابند نہیں تھا اسے توجیہ پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ چونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کھلی کھلی بددیانتی کا مرتکب ہو رہا تھا، اس لئے اس نے ایک لولا لنگڑا عذر پیش کر دیا۔

The Partition of Punjab کے شروع میں پیش لفظ کے بعد شریف الدین پیرزادہ کا ایک مضمون ریڈکلف ایوارڈ کے بارہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں شریف الدین پیرزادہ جسٹس منیر کے مضمون Days to Remember کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گورداسپور کے بارہ میں ریڈکلف سے گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے جسٹس منیر نے لکھا ہے:

It was a Muslim majority area and , therefore if a district was to be taken as a unit , the whole of it had to go to Pakistan. But if .....the district had to be partitioned , the Pathankot Tehsil could... be separated from it and joined with the contiguous non-Muslim area. Shakargarh was not only a Muslim majority area but also a physical entity, with the Ravi as its eastern boundary,and could not conceivably be split up .(27e)

ترجمہ:۔

"یہ مسلمان اکثریت کا علاقہ تھا لہٰذا اگر ضلع کو اکائی سمجھا جاتا تو یہ سارا ضلع پاکستان کو جانا چاہئے تھا لیکن اگر...... ضلع کو تقسیم کرنا تھا تو پھر پٹھانکوٹ کو اس سے الگ کیا جا سکتا تھا۔ شکر گڑھ نہ صرف مسلم اکثریتی علاقہ تھا بلکہ طبعی طور پر اکائی تھا کیونکہ راوی اس کی مشرقی سرحد بنتا تھا اور یوں اسے توڑنے کا کوئی تصور نہیں تھا"۔

یہ اسی مضمون کا حوالہ ہے جس کا ذکر اٹارنی جنرل کر رہے ہیں۔ گویا جسٹس منیر واضح طور پر لکھ رہے ہیں کہ گورداسپور مسلمان اکثریتی علاقہ ہی تھا۔ کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ اس کی مسلم اکثریت

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عالم ربّانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔

سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ قرآن کریم عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔

ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ العزیز ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے متعلق آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۲/ مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۲/ امان ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی اور غالباً اگلا جمعہ بھی اسی صفت پر ہوگا۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ . اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا . اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ﴾ (سورة فاطر:۲۹)

اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ ترین شخص پر ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ......﴾۔ پھر فرمایا: جو لوگ دوسروں کو خیر کی تعلیم دیتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے اور سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتے ہیں اور اُن کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (سنن الدارمی۔ کتاب المقدمة)

اب یہ جو محاورہ ہے سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتی ہیں۔ یہ محاورہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر چیز ان پر درود بھیج رہی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ واقعۃً سمندر کی مچھلیاں تیرتی پھرتی ان پر درود بھیج رہی ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ......﴾ کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے درحقیقت وہی عالم ہے۔ (سنن الدارمی۔ کتاب المقدمہ)

یعنی اس میں خوف کو پہلے رکھا ہے اور علم کو بعد میں لیا ہے۔ یعنی سچا عالم تو وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا نہیں وہ کوئی عالم نہیں ہے۔

حضرت قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص حضرت ابودرداءؓ کے پاس دمشق میں آیا تو ابودرداءؓ نے اُس سے پوچھا: اے میرے بھائی! کونسی بات تجھے یہاں لائی ہے؟۔ اُس نے کہا: مَیں ایک حدیث کے لئے یہاں آیا ہوں جس کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؓ اُسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابودرداءؓ نے کہا: تم اپنے کسی کام سے تو نہیں آئے؟۔ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ ابودرداءؓ نے پھر پوچھا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے۔ اُس نے کہا: نہیں، بلکہ مَیں صرف اور صرف اُس حدیث کے حصول کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص طلبِ علم کی خاطر کسی راستے پر نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے جنت کی طرف جانے والے کسی راستے پر ڈال دے گا اور فرشتے طالبعلم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اُس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب استغفار کرتے ہیں"۔ اب یہاں بھی پَر سے مراد یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ فرشتوں کے باقاعدہ پَر ہوتے ہیں جس سے وہ اڑتے ہیں۔ پَر سے مراد فرشتوں کی صفات ہیں۔ وہ اپنی صفات ان کے سامنے بچھاتے ہیں۔ "سب استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اُس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سب ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء کا ورثہ دینار یا درھم نہیں ہوتا بلکہ ان کا ورثہ تو علم ہوتا ہے۔ پس جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔

(ترمذی۔ کتاب العلم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّشانہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اُس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم رکھتے ہیں۔ خشیت اور اسلام درحقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم اسلام کے مفہوم کو مستلزم ہے۔ پس اِس آیتِ کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ اسلام کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفاتِ باری ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۸۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"عالمِ ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ مگر موجودہ زمانہ اِس قسم کا آگیا ہے کہ مُردہ شُو تک بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں اور اِس لفظ کو ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اِس طرح پر اِس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لیا گیا ہے ورنہ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت اور تقوی اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے قابل نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے بلکہ یہ سچے ایمانی فلسفہ سے حاصل ہوتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور وہ حق الیقین کا مقام اسے حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے لیکن جو شخص علوم حقّہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ خود عالم کہلائیں مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے اُن میں پایا نہیں جاتا بلکہ ایسے

لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دُخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں...... جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیت اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ اور 'نیم ملّاں خطرہ ایمان' مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے۔"

(الحکم۔ جلد ۶۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامّہ اور خشیت اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اس سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع اور آپؐ کی پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے۔" (الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۳۹۔ بتاریخ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

اب سورۃ صٓ کی آیات ۱۰ تا ۱۲: ﴿اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ الْعَزِیْزِ الْوَھَّابِ. اَمْ لَھُمْ مُّلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ. جُنْدٌ مَّا ھُنَالِکَ مَھْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ﴾ (سورۃ صٓ: ۱۰ تا ۱۲)

کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا کیا انہیں آسمانوں اور زمین کی اور جو اُن دونوں کے درمیان ہے بادشاہی نصیب ہے؟ پس وہ سب تدبیریں کر گزریں۔ (یہ بھی) اَحزاب میں سے ایک لشکر (ہے) جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔

یہ سورۃ الاحزاب سے پہلے کی آیات ہیں اور مراد یہی ہے کہ پہلے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری تھی کہ احزاب میں شامل ہونے والے ہلاک ہونگے اور شکست کھا جائیں گے۔

حضرت أَیْفَعْ بن عَبْد الکَلَاعِیْ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد۔ اس شخص نے پھر سوال کیا کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: آیت الکرسی۔ اُس شخص نے پھر پوچھا: اے خدا کے نبی! وہ کونسی آیت ہے جسے آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپؐ کے اور آپؐ کی امت کے حق میں قبول ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ کا آخری حصہ۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے سے اس امت کو عطا کیا ہے۔ اور دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں جو اس میں شامل ہونے سے رہ گئی ہو۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

اب یہاں بھی محاورات ہیں۔ عرش کے نیچے سے عطا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے تابع یہ چیزیں انسان کو عطا کی ہیں۔ اور تین سورتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مخاطب تھا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے تقدیم و تاخیر فرمائی ہے۔ جو مخاطب تھا اس کو سب سے زیادہ ضرورت تھی ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ کی۔ پھر پہلے آپ نے ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ بیان کی۔ اس کے بعد پھر تدریجاً دوسری چیزیں بیان فرمائی ہیں۔

علامہ فخر الدین رازیؒ ﴿اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ الْعَزِیْزِ الْوَھَّابِ﴾ (صٓ: ۱۰) کے تحت فرماتے ہیں کہ عزیز کی صفت بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب اور ایک بلند مقام ہے اور اس کو عطا کرنے پر قادر ہستی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عَزِیْزٌ ہو۔ یعنی کامل قدرت رکھنے والی ہستی ہو اور وَھَّاب ہو یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والی ہو اور اس مقام پر فائز صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کامل القدرت اور کامل الجود ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ زیر آیت ھذا)

کامل الجود سے مراد ہے سخاوت میں کامل۔

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾ (سورۃ صٓ: ۶۷)۔ آسمانوں اور زمین کا ربّ اور اُس کا جو اِن دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تجھ سے ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرے ہی لئے فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں، اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے لڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں پس مجھے معاف فرما دے اس کے بارہ میں جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا میر کوئی معبود نہیں۔ (بخاری۔ کتاب التوحید)

اس زمانے میں سب کو آسمان کا اور زمین کا ایک خیال دکھائی دیتا تھا مگر جو ان دونوں کے درمیان ہے اس کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔ یہ قرآن کریم کا ہی معجزہ ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کے درمیان کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ یہ جو جو خالی نظر آتا ہے یہ خالی نہیں۔ اس میں بہت سی طاقتیں پھر رہی ہیں۔ بہت سی شعاعیں ہیں، بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ پس قرآن کریم کی عظمت اور حکمت کا یہ عظیم بیان ہے۔

﴿تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ﴾

(سورۃ الزمر: ۲، سورۃ الجاثیہ: ۳ اور سورۃ الاحقاف: ۳)

اس کتاب کا اتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

پھر ہے:- ﴿تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ﴾ (سورۃ المؤمن: ۳)۔ اس کتاب کا اتارا جانا اللہ، کامل غلبہ والے (اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔

حضرت شَہر بن حَوشَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کلام اللہ کی فضیلت مخلوق کے کلام پر ایسی ہی ہے جیسے خود خدا تعالیٰ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! سنو۔ یقیناً فتنے برپا ہوں گے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا طریق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی بھی خبریں ہیں اور آئندہ ہونے والے واقعات کے بارہ میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور اس میں تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلوں کا بھی بیان ہے۔ اور وہ فیصلہ کن کلام ہے اور اس میں ہرگز کوئی جھول نہیں۔ اگر اس کو کوئی بھی جابر شخص ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ کے رکھ دے گا۔ اور جو اس کے سوا کسی اَور جگہ ہدایت چاہے گا تو خدا تعالیٰ اس کو گمراہ قرار دے دے گا۔ یہی کتاب خدا تعالیٰ کی مضبوط رسّی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے اور یہی ہے جس سے نہ تو خواہشات میں کجی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی زبانیں شکوک و شبہات کی زَد میں آتی ہیں۔ علماء کا دل اس سے کبھی بھی نہیں بھرتا۔ نہ ہی اس کو بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔ اس کے عجائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ یہی ہے کہ جس کو سنتے ہی جنوں نے کہا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ﴾۔ یعنی یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

جس نے اس کتاب کو بنیاد بناتے ہوئے بات کی تو اُس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا وہ اجر پا گیا۔ جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا، اُس نے عدل سے کام لیا اور جس نے اس کی طرف بلایا تو اس نے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

”لوگ معززوں اور حکیموں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔“ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۷/ نومبر ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ حقائق الفرقان میں بیان کرتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ کے سارے کلام حق و حکمت کے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس کی اور اس کے رسول اور عامۃ المومنین کی عزت و بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (المنافقون: ۹)۔ مومنوں کو معزز کرتا ہے اور پھر ان سے بڑھ کر اپنے رسولوں کو عزت دیتا ہے۔ اور سچی محبت اور بڑائی حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔ غرض ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ اَلْعَزِيْز ہے۔“ (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۸۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

”رسول اللہ ﷺ کی بعثت مکہ والوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور حمد کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ جس وقت آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے...... اہلِ دنیا اس رشتہ سے جو انسان کو اپنے خالق کے ساتھ رکھنا ضروری ہے، بالکل بے خبر اور ناآشنا تھے۔ ہزاروں ہزار مشکلات اس رشتہ کے سمجھنے ہی میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اُس کا قائم کرنا اور قائم رکھنا تو اَور بھی مشکل تر ہو گیا تھا۔ کتبِ الٰہیہ اور صُحفِ انبیاء علیہم السلام میں تاویلاتِ باطلہ نے اصل عقائد کی جگہ لے لی تھی۔ اور پھر ان کی خلاف ورزی مقدرت سے باہر تھی۔ دنیا پرستی بہت غالب ہوئی ہوئی تھی۔ ان کے بڑے بڑے سجادہ نشین احبار اور رُھبان کو اپنی گدیاں چھوڑنا محال نظر آتا تھا...... یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا۔ اور بالخصوص عربوں پر اُس رسول نے آکر کیا: ﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾۔ پہلا کام یہ کیا کہ ان پر خدا کی آیات پڑھ دیں۔ ﴿يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ پھر نرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوسرا کام یہ کیا ﴿وَ يُزَكِّيْهِمْ﴾ ان کو پاک صاف کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی کس قدر عظیم شان اور بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہا کہ ﴿يُزَكِّيْهِمْ﴾۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی قوتِ قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آکر اُس کی کایا پلٹ دی۔ ان کے اخلاق، عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی۔ جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کرے گا تو اُسے بغیر کسی چون و چرا کے ماننا پڑے گا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ اپنی قوّت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضۂ برکات میں سے سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایک بات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی ثبوت ہے۔“

(حقائق الفرقان۔ جلد ۴ صفحہ ۸۵ تا ۸۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عربی منظوم کلام میں قرآن کریم کے بارے میں جو خوبصورت اشعار بیان فرمائے ہیں اُن میں سے چند اشعار کا اردو ترجمہ مَیں اس وقت بیان کرتا ہوں۔ ”اور قرآن نے اپنے نور سے مخلوق کو منور کر دیا ہے لیکن تم اندھے ہو۔ سو مَیں تمہیں کس طرح بینائی دے سکتا ہوں۔ وہ ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔ معارف کے جام پلاتی ہے اور وافر پلاتی ہے۔ پس اس کا حسن و جمال کیا ہی عجیب ہے۔ مَیں تو اس کو موتی، کستوری اور عنبر ہی پاتا ہوں۔ وہ کتاب کریم ہے۔ اس کی آیات محکم ہیں اور اس کی زندگی دلوں کو زندہ اور روشن کرتی ہے۔ اور بے شک اللہ کی کتاب تو معارف کا سمندر ہے اور ہم اس میں ضرور ایسے چشمے پاتے ہیں جنہیں ہم شیریں پاتے ہیں“۔ (نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے اور اُسی شریعت کو جو آنحضرت ﷺ دنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے۔ اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شوشہ بھی نہ بدلے۔ اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھودے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اس راہ میں لگائے۔ عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا مسلمان ہوتا ہے“۔ (الحکم۔ ۶/ مئی ۱۹۰۸ء)

سورۃ الزمر کی آیت ۶: ﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ . يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ. كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى. اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ﴾۔ (سورۃ الزمر: ۶)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

علّامہ فخر الدین رازیؔ سورۂ زُمر کی اس آیت کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات عزیز اور غفار کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ بڑے بڑے اجرام پیدا فرمائے، یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگرچہ وہ عزیز یعنی عظیم قدرت کا مالک ہے مگر ساتھ ہی وہ غفار بھی ہے۔ یعنی وہ عظیم رحمت، فضل اور احسان والا ہے۔

صفت عزیز میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ وہ بڑی قدرت والا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ خوف و ہیبت ہے اور اللہ تعالیٰ کا غفار ہونا یعنی کثرتِ رحمت کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی رحمت کی امید کی جا سکے اور اس کی طرف رغبت رکھی جائے۔ (تفسیر کبیر امام رازیؒ۔ سورۃ الزمر آیت ۶)

سورۃ المومن کی آیت ۹: ﴿رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة المومن:۹)

اور اے ہمارے ربّ! انہیں اُن دائمی جنتوں میں داخل کردے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت رِفَاعَه الجُهَنِیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے تو آپؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! جو بندہ ایمان لائے پھر سچائی کے ساتھ اس کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے امید ہے کہ (دوسرے) مومنوں کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے تم اور تمہاری اولادوں میں سے صالح لوگ جنت میں اپنے گھر بسا چکے ہوں گے۔ اور میرے ربّ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابن ماجه۔ کتاب الزهد)

اب ستّر ہزار بھی ایک کثرت کے اظہار کے لئے ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت میں سے اب تک کتنے بے شمار صلحاء ہیں کہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ستّر ہزار سے زیادہ بلکہ شاید سات لاکھ سے بھی بڑھ کر ہونگے جن کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ مَیں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے امّ عبد کے بیٹے! مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ اس پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے آئے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے جب بھی کسی بات میں مجھ سے سبقت لے جانا چاہی تو وہ سبقت لے جاتے تھے۔ چنانچہ دونوں نے عبداللہؓ سے اُس کی دعا کے بارے میں پوچھا۔ تو عبداللہؓ نے جواب دیا کہ میری ایک دعا ہے جسے مَیں کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔ (اور وہ دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَبِيْدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ فِی اَعْلَی الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔ یعنی اے اللہ! مَیں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ مقام یعنی ہمیشہ رہنے والی جنت میں نبی کریم ﷺ کی صحبت مانگتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابه)

سورۃ المومن کی آیات ۴۲-۴۳:﴿وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ . تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ . وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ﴾(سورة المومن:۴۲،۴۳)

اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو۔ تم مجھے بلا رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ (کسی دوسرے کو) معاف نہیں کرتا مگر خدا تعالیٰ اُسے عزت بخشتا ہے، اور کوئی بھی خدا تعالیٰ کے لئے عاجزی و انکساری اختیار نہیں کرتا مگر اللہ اُس کا مرتبہ بلند کردیتا ہے۔

(مسلم۔ کتاب البرّ والصلة)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کرسکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔ نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔ جرمن ترجمہ بھی ہے۔

صرف خواتین کی کلاس کی معلومات کے لئے رجوع کریں۔ خواتین کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

علّامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ المومن کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے "العزیز" کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ العزیز میں اللہ تعالیٰ کے کامل القدرت ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ معبود وہی ہوسکتا ہے جو کامل القدرت ہو۔ اور جہاں تک فرعون کا تعلق ہے تو وہ تو انتہائی عاجز ہے، اس لئے وہ معبود کیسے ہوسکتا ہے۔ اور جہاں تک بتوں کا تعلق ہے تو یہ تو صرف تراشے ہوئے پتھر ہیں سو ان کے اِلٰہ ہونے کی بات کو کس طرح درست کہا جاسکتا ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ۔ سورة المومن۔ آیت ۴۳)

سورۃ الشوریٰ آیت ۴:﴿كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة الشوریٰ:۴)

اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾

(سورة الزخرف:۱۰)

اور تو اگر ان سے پوچھے کہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم نے پیدا کیا ہے۔

اس سے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سارے ہی کافر اور مشرک نہیں تھے۔ کچھ ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو اللہ پر سچے دل سے ایمان لاتے تھے اور جب پوچھا جاتا تھا کہ کس نے پیدا کیا ہے تو بلا تردّد یہ اعلان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کامل غلبہ والا ہے۔

﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة الجاثیه:۳۸)

اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریائی میرا اوڑھنا اور عزت میرا بچھونا ہے۔ پس جس نے بھی ان میں سے کسی ایک میں میرا شریک بننے کی کوشش کی تو مَیں اُسے آگ میں ڈال دوں گا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

سورۃ الفتح:﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾(سورة الفتح:۸)۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اور اللہ سزا دے گا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنّی رکھتے ہیں۔ انہیں کے اوپر برائی کا پھیر ہے اور اللہ ان پر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور اُن کے لئے جہنم تیار کیا۔ اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے (یہ لوگ اپنی دولت، کثرت اور قوت پر فریفتہ نہ ہوں اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابھی غائب ہے، سر دست آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہو جاویں۔ ان کو سزا دینا، ان کا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر نا اندیشیدہ سامانوں کا ہلاکت کے بہم پہنچانا ہم پر کچھ دشوار نہیں ہے۔ اسباب ہمارے ہیں اور اسباب کے خالق ہم ہیں) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضے میں ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ ہم نے تجھ کو (اے نبی) شاہد۔ مبشر۔ نذیر بھیجا ہے (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اسے (رسول کو) قوت دو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو۔" (تصدیق براهین احمدیه۔ صفحه ۲۳۶)

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلا ہے: "وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی"۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد ۹ صفحه ۲ ترجمه از صفحه ۳، تذکره صفحه ۲۱۱ مطبوعه ۱۹۶۹ء)

"مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے (یہ عاجز کو خطاب ہے)"۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام نے ترجمہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

"وَلَا تَعْجَبُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ . وَبِعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی. وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ. وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔

اور تعجب مت کرو۔ اور غمناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۲۸۰ و ۲۸۷)

پھر الہام ہے ۲۱/ اگست ۱۸۹۷ء کا۔

۱۔ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔ یعنی مَیں خدائے عزیز و اکبر کے ساتھ ہوں۔

۲۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔ یعنی تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

(ذکرِ حبیب۔ صفحہ ۲۲۱، تذکرہ۔ صفحہ ۲۷۴۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ سے مراد ہے کہ مَیں تیرا ہوں اور تو میرا ہے۔

مورخہ ۲۰/ نومبر ۱۸۹۸ء: "یہ رات جو پیر کو گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے"۔ یہ نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک خط میں آپؑ نے تحریر کیا ہے۔ "فَبِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ۔ یہ اللہ جل شانہ کا کلام ہے وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے"۔

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۲۲/نومبر ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶ مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

پھر ۱۴/ ستمبر ۱۸۹۹ء کا یہ الہام ہے:-

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا۔"

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس علیہ السلام اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:-

"مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بتاریخ ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء۔ مندرجہ اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء۔ تذکرہ۔ صفحہ ۳۳۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آج رات مَیں نے ۱۸/ ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ مَیں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔

مَیں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے۔ یا ہمارے الہام ۱۴/ ستمبر ۱۸۹۹ء "ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا۔" کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہو گی۔ یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہو گا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو گی۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا۔ یا غیر معمولی کوئی نشان رُوحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہو گا۔ مگر نشان ہو گا۔ نہ معمولی بات۔" (الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۳۶۔ بتاریخ ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پھر ۱۰/ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر کرتے ہیں:-

"۱۰/ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیزؔ ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطانؔ کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

مَیں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیزؔ عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطانؔ جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطانؔ عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلّط کر لے۔ گویا سلطانؔ کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطانؔ عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلّط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیزؔ جو سلطانؔ کا لڑکا معلوم ہوا۔ اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلّط کرنے والا ہو گا، ظہور میں آئے گا۔ اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا عزیز ہونا ہو گا۔ جس کو خواب میں عزیز کے تمثّل سے ظاہر کیا گیا۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب۔ نمبر ۴۔ صفحہ ۲۔ از اشتہار ۲۲/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

اب یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام تھا یہ لفظاً لفظاً پورا ہو گیا۔ لیکن آپ کے وصال کے بہت بعد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے تھے آپ اس زمانے میں ایمان لائے اور آپ کا یہ لطیفہ بھی بہت مشہور ہے کہ جب وہ اپنی تائی کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ میں مسیح موعود پر ایمان لے آیا ہوں تو بیعت کو بید بنا کر اس نے کہا "تینوں وی بید وجے"، تمہیں بھی بید لگے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ اب سب کو ہی یہ بید بجنے والے ہیں۔ اب کوئی نہیں بچے گا۔ تو جو پیشگوئی تھی جہاں سلطان دکھایا گیا تھا اور بیٹا عزیز دکھایا گیا تھا یہ لفظاً لفظاً بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد پورا ہوا۔

اب الہام ہے ۱۹۰۰ء کا:

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا۔ ...... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے۔ اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ ......خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۷، ۳۸)

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:-

"عزّت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے۔ اور یہ تب ہو گا جب ایک نشان ظاہر ہو گا۔"

(اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۷)

ربّ افواج خود آتا ہے تری نصرت کو ۔۔۔ باندھ لے اپنی کمر بندۂ حرمان نہ ہو
یاد رکھ لیک کہ غلبہ نہ ملے گا جب تک ۔۔۔ دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآن نہ ہو
(کلامِ محمود)

KMAS TRAVEL

Service at your door step

☆...... کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆...... کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆...... کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں
تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔ بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں

ہماری ترقی کا راز ۔۔۔ آپ کا پر خلوص تعاون

KMAS TRAVEL-DARMSTADT

Phono: 06150-866391 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

”تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے“

طاعون ایک بیماری ۔ ایک عظیم نشان

(سید قمر سلیمان احمد)

مسیح موعود کی نشانیوں میں آنحضورؐ نے ایک نشانی یاجوج ماجوج کے حوالہ سے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کے لئے ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے۔

نیز مسیح موعود کے بارہ میں یہ بھی فرمایا کہ:۔

جس انکار کرنے والے تک ان کے سانس کی گرمی پہنچے گی وہ وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور ان کے سانس کی گرمی اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔

جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دنیا میں ایسی بیماری کا پھیلنا ہوگا جو ایک کیڑے کے کاٹنے سے پھیلے گی اور نہایت مہلک ہوگی جس سے آناً فاناً لوگ موت کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔

جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو تمام ہندوستان میں آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور مخالفین نے طرح طرح کے الزامات اور دھمکیوں اور گالیوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا تو حضور نے خدا تعالیٰ سے خبریں پا کر جہاں اپنی تائید میں بہت سی پیش خبریاں بیان فرمائیں وہاں ٦ فروری ١٨٩٨ء کو ایک اشتہار طاعون شائع فرمایا۔ اس میں فرمایا:۔

”آج جو چھ فروری ١٨٩٨ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب میں مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہائت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا“۔

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے حضور نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً خوشخبری دی ہے کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ میں تیرے گھر کے ہر شخص کو بچاؤں گا۔

ایک نشان

چنانچہ اس خبر کے عین مطابق ١٨٩٨ء میں طاعون جو اس سے قبل کلکتہ سے شروع ہو کر میسور اور پھر بمبئی میں ہلاکت خیزی کر رہی تھی پنجاب میں وارد ہوئی اور پھر اس صوبہ میں اس قدر جانیں تلف ہوئیں کہ الامان والحفیظ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بالکل محفوظ رکھا۔ حالانکہ اس کالی وبا کو روکنے کے لئے جب حکومت برطانیہ نت نئے منصوبے تجویز کر رہی تھی تو انہی دنوں حکومت نے ایک مدافعتی ٹیکہ تیار کیا اور لوگوں کو اس ٹیکہ کے لگانے کی تحریک کی جانے لگی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے طاعون کو خالصۃً اپنی صداقت کے لئے ایک خدائی نشان قرار دیتے ہوئے ٹیکہ لگوانے سے معذرت کر لی۔ اپنی کتاب کشتی نوح (سن اشاعت ١٩٠٢ء) میں حضور نے فرمایا:۔

”اس وقت جو تدبیر اس عالم اسباب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی ہے وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے۔ اس سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ کو ان کی جانوں کے لئے ہے اس سے اس کو سبکدوش کریں۔ لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کرتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں“۔ (کشتی نوح صفحہ ۲)

اپنی سچائی پر اس زیادہ کیا گواہی ہو سکتی ہے۔ وبا کا یہ عالم ہے کہ اردگرد موتا موتی لگی ہوئی ہے، ہر گاؤں سے روزانہ کسی نہ کسی کے مرنے کی خبر آ رہی ہے۔ گھروں میں ماتم برپا ہے اور حضور ہیں کہ بڑے پُر شوکت الفاظ میں حکومت سے فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں۔

طاعون کیا ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ طاعون ہے کیا؟ اور دنیا میں کس طور پر ظاہر ہوتی رہی ہے۔ مئی ١٩٨٨ء کے نیشنل جیوگرافک نے طاعون پھیلانے والے چھوٹے سے کیڑے FLEA پر ایک مضمون لکھا ہے جس کے مطابق تاریخ میں پہلی دفعہ ١٢٠٠ ق م لگ بھگ پرانے عہد نامہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد دنیا میں تین بڑی وبائیں پھیلی ہیں جن کی وجہ سے دنیا کا معاشرتی نقشہ ہی بدل گیا۔

پہلی وبا ٥٤١ء کے لگ بھگ بحیرہ قلزم کے علاقہ میں پھیلی۔ جس میں چار کروڑ افراد موت کا شکار ہوئے اور بازنطین حکومت کمزور ہو گئی۔

دوسری وبا چودھویں صدی میں یورپ میں پھیلی۔ اس میں اڑھائی کروڑ افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس وبا کے نتیجہ میں یورپ کے معاشرہ میں اہم تبدیلیاں آئیں۔ چونکہ غلاموں کی بہت بڑی تعداد اس بیماری کے باعث موت سے ہمکنار ہو گئی تھی اس لئے جاگیروں پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کم پڑ گئی اور مزدور مناسب تنخواہوں کا مطالبہ کرنے لگے۔ چنانچہ اس وبا نے بڑی حد تک یورپ کے جاگیر دارانہ نظام میں شگاف ڈال دیا۔

اس بیماری کی دو اقسام ہیں۔ ایک میں بغل اور رانوں پر بخار کے ساتھ گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں اور مریض پانچ سے سات دن میں چل بستا ہے۔ اسے بیوبونک پلیگ (Bubonic Plague) کہا جاتا ہے۔ دوسری قسم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس میں بیماری کا حملہ پھیپھڑوں پر ہوتا ہے جس سے تین دن کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس قسم کو نیومیونک پلیگ (Pneumonic Plague) کہتے ہیں۔

جن دنوں یورپ میں یہ وبا زوروں پر تھی ان دنوں یہ افواہیں مشہور ہو گئیں کہ اس وبا کی اصل وجہ یہودی ہیں جو پانی میں زہر ملا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کے رد عمل کے طور پر لاکھوں یہودیوں کو بے گھر کر دیا گیا۔ ان کے مکانات جلا دیئے گئے اور ہزاروں کو قتل کر دیا گیا۔

دراصل اس بیماری کی وجہ ایک جرثومہ ہے جو چوہوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور ان کے خون میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتا ہے۔ ایک چھوٹا کیڑا جسے انگریزی میں FLEA کہتے ہیں۔ ان چوہوں کے خون سے غذا حاصل کرتا ہے۔ اس طرح یہ جرثومہ اس کیڑے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ جرثومہ اس کیڑے کے ذریعہ انسان سے چوہوں اور چوہوں سے انسان میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔

دنیا میں تیسری بڑی وبا انیسویں صدی میں چین سے شروع ہوئی۔ ١٨٥٥ء میں چین کے صوبہ یونان سے اس کا آغاز ہوا۔ اور بحری جہازوں کے ذریعہ یہ کلکتہ آن پہنچی۔ ١٨٩٦ء میں ہندوستان کے صوبوں بنگال، یو۔پی، میسور اور بمبئی میں اپنا زور دکھانے لگی۔ پنجاب میں اس کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ١٨٩٨ء میں اشتہار کے بعد پنجاب اس کی زد میں آنے لگا۔ اس سال تمام پنجاب میں طاعون سے دو ہزار اموات رجسٹر ہوئیں۔ لاہور کے اس وقت کے مشہور انگریزی سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنی ٢٥/اپریل ١٩٠٨ء کی اشاعت میں ہندوستان میں طاعون سے ہونے والی ہلاکتوں کا صوبہ وار جائزہ پیش کیا ہے۔ جس کے مطابق بمبئی میں ١٨٩٨ء میں ایک لاکھ چھ ہزار اموات جب کہ پنجاب میں صرف دو ہزار اموات ہوئیں۔ ١٨٩٩ء پنجاب میں ہزار سے کم اموات ہوئیں۔ جب کہ بمبئی میں ایک لاکھ اٹھارہ ہزار لوگ لقمۂ اجل بنے۔ اس کے بعد جیسا کہ پیشگوئی میں متنبہ کیا گیا تھا۔ پنجاب کا گراف چڑھنے لگا اور ١٩٠٧ء میں پنجاب میں چھ لاکھ پچاس ہزار اموات ریکارڈ کی گئیں جو ہندوستان بھر میں ہونے والی کل اموات کے نصف سے زائد تھیں۔

گراف نمبر ١ کے مطالعہ سے صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔

اب پنجاب کا مطالعہ کیا جائے تو آگے سنیئے۔ کوئی شخص آتش فشاں سے ایک محفوظ فاصلہ پر رہ کر اپنی اٹکل سے پیشگوئی کر سکتا ہے کہ وہ اس کی تباہی سے محفوظ رہے گا اور شائد اس کی بات سچ بھی ثابت ہو جائے مگر آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھ کر بانگ دہل یہ اعلان کرنا کہ خدا تعالیٰ اس سے مجھے محفوظ رکھے گا اور پھر محفوظ رہ جانا یقیناً بڑی کرامت ہے۔

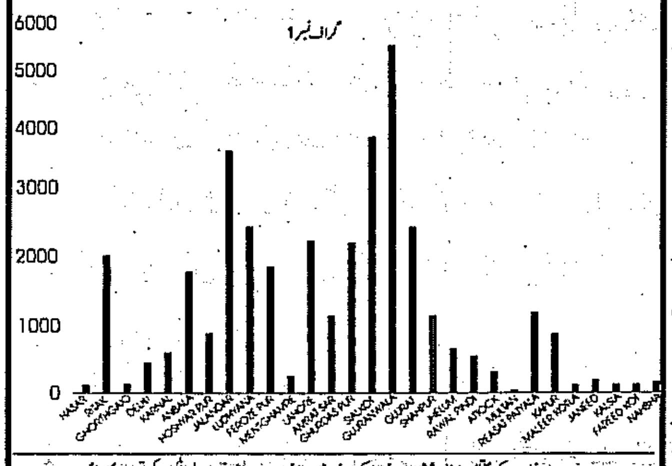

پنجاب کے مختلف اضلاع میں صرف ایک ہفتہ میں طاعون سے مرنے والے افراد کی تعداد کا جائزہ

پنجاب میں اس بیماری کا سب سے زیادہ زور جن اضلاع میں تھا وہ وہی تھے جہاں حضور علیہ السلام کی رہائش تھی۔ ٢٦/اپریل ١٩٠٧ء کے اخبار ”اہل حدیث“ میں جو امرتسر سے مولوی ثناء اللہ امرتسری شائع کرتے تھے اور جس کا بنیادی کام ہی جماعت احمدیہ کی مخالفت تھا، صفحہ گیارہ پر انتخاب الاخبار میں ’طاعونی اموات کا حساب‘ کے نام سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں ایک ہفتہ میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں طاعون سے مرنے والوں کی تعداد شائع کی گئی ہے۔ اس کے مطابق اس ہفتہ دو ہزار فی ضلع سے زائد اموات گوجرانوالہ،

باقی صفحہ نمبر ١٣ پر ملاحظہ فرمائیں

واقفینِ نو کی تعلیم

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات و خطابات میں واقفینِ نو کی تعلیم کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات ارشاد فرمائی ہیں اور ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم کی طرف بہت توجہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ کے ان ارشادات و ہدایات کی روشنی میں واقفینِ نو کی تعلیم کے سلسلہ میں بعض امور پیش کئے جا رہے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیم

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ابتداء ہی سے بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہئے۔ واقفین کو قرآن خوانی سکھلائیں اور ساتھ ساتھ قرآن کے مطالب بھی سکھلائیں۔ فرمایا:

"قاری دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اچھی تلاوت کرتے ہیں اور انکی آواز میں ایک کشش پائی جاتی ہے اور تجوید کے لحاظ سے درست ادائیگی کرتے ہیں۔ لیکن محض پر کشش آواز سے تلاوت میں جان نہیں پڑا کرتی۔ ایسے قاری اگر قرآن کریم کے معنی نہ جانتے ہوں تو وہ تلاوت کا بُت تو بنا سکتے ہیں، تلاوت کے زندہ پیکر نہیں بنا سکتے۔ لیکن وہ قاری جو سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں اور تلاوت کے اس مضمون کے نتیجہ میں ان کے دل پگھل رہے ہوتے ہیں، ان کے دل میں خدا کی محبت کے جذبات اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی تلاوت میں ایک ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جو اصل روح ہے تلاوت کی۔ تو ایسے گھروں میں جہاں واقفینِ زندگی ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہئے۔ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے لیکن ترجمہ کے ساتھ، مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے اور بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/فروری ۱۹۸۹ء)

سیّدنا حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے تحت ایسی ویڈیو کیسٹس تیار کی جا چکی ہیں جن کی مدد سے تجوید کے لحاظ سے درست تلاوت سیکھنی اور سکھانی بہت آسان ہے۔ یہ ویڈیو کیسٹس ہر ملک کے مرکزی مشن ہاؤس سے دستیاب ہونی چاہئیں اس کے علاوہ لنڈن مشن ہاؤس اور ربوہ سے بھی دستیاب ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ ان سے استفادہ کریں اور خود بھی سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھلائیں۔ اگر والدین کو اس میں مشکل پیش آ رہی ہو تو اپنی جماعت کے سیکرٹری وقفِ نو یا صدر صاحب سے رابطہ کر کے معلوم کریں کہ ان کی جماعت میں کون ان کی مدد کر سکتا ہے۔ جو بھی صورت ہو اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کے بچے بہر حال درست تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں اور عمر کے مطابق ترجمہ بھی سیکھیں۔ ہر سطح کے سیکرٹریانِ وقفِ نو کو چاہئے کہ وہ اس کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اسے اپنے فرائض کا ایک اہم حصہ بنائیں اور اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز کو بھجواتے رہیں۔

اس کے علاوہ قرآنِ کریم کے علوم کا ایک بہت قیمتی خزانہ سیّدنا حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف وقتوں میں دیئے گئے درس القرآن ہیں جو ویڈیو پر ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ جماعتوں کو چاہئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان درسوں کو اکٹھا کریں اور اپنی اپنی جماعتوں میں ویڈیو لائبریری قائم کریں تاکہ والدین اور واقفینِ نو بچے بچیاں ان سے استفادہ کر سکیں۔

دینی و دنیوی تعلیم میں وسعت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین کی دینی و دنیاوی تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ دینی تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مرکزی اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیا جائے۔ کئی ممالک میں جماعت/ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام مقامی زبانوں میں اخبار/رسائل/بلیٹن وغیرہ جاری ہیں۔ واقفین نو کو ان کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جانی چاہئے۔ اور اگر ممکن ہو تو ان میں واقفین نو کے لئے خصوصیت سے ان کی عمر اور معیار اور ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دلچسپ مضامین شائع کئے جائیں۔ ان مضامین میں بتایا جائے کہ وقفِ نو سکیم کیا ہے اور واقفینِ نو بچوں سے جماعت کی کیا توقعات وابستہ ہیں۔ ان مضامین میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جنرل نالج بڑھانے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مثلاً مختلف قوموں اور ملکوں کے حالات، ان کے عروج و زوال کے اسباب، تاریخ اور جغرافیہ کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں فرمایا ہے کہ:

"واقفین بچوں کی علمی بنیاد وسیع ہونی چاہئے۔ عام طور پر دینی علماء میں یہی کمزوری دکھائی دیتی ہے کہ دین کے علم کے لحاظ سے تو ان کا علم کافی وسیع اور گہرا بھی ہوتا ہے لیکن دین کے دائرہ سے باہر دیگر دنیا کے دائروں میں وہ بالکل لاعلم ہوتے ہیں۔ علم کی اس کمی نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہ وجوہات جو مذاہب کے زوال کا موجب بنتی ہیں ان میں یہ ایک بہت ہی اہم وجہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے اور علم کی وسیع بنیاد پر قائم دینی علم کو فروغ دینا چاہئے یعنی پہلے بنیاد عام دنیاوی علم کی وسیع ہو پھر اس پر دینی علم کا پیوند لگے تو بہت ہی خوبصورت اور بابرکت ایک شجرہ طیبہ پیدا ہو سکتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/فروری ۱۹۸۹ء)

ایک موقعہ پر سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک بچوں کی ذہنی نشوونما کا تعلق ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وسیع دائرے میں ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا سامان کیا جائے۔ واقفین کی تعلیم و تدریس کا کھلا کھلا اور بے تکلف طریق یہ ہونا چاہئے کہ چند نصابی کتب مقرر کرنے کی بجائے ایک وسیع فہرست ایسی کتابوں کی ہو جن کو بچے پڑھیں اور ذہن پر بوجھ ڈالے بغیر پڑھ کر ان کتابوں سے گذر جائیں تاکہ ان کا علم ہر میدان میں وسیع ہو۔ اس لئے والدین کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بچوں کی عام معلومات بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ بچوں کو رسائل اور اخبارات لگوا کر دیں اور ان کو کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیں جس کے نتیجہ میں ان کا علم وسیع ہو۔ یورپ اور دیگر ملکوں میں بچوں کے لئے جنرل نالج اور سائنسی کتب بڑی سستی قیمت پر مل جاتی ہیں جن میں بہت مفید معلومات ہوتی ہیں اور بہت آسان فہم انداز میں لکھی گئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح واقفین نو کو مقامی لائبریریوں سے استفادہ کی عادت ڈالی جائے۔ بچوں کو تحریص دلائی جائے کہ وہ اپنے سکول کی یا پبلک لائبریری سے ایسی کتب لے کر مطالعہ کریں۔ ان کے درمیان عام معلومات کے مقابلوں کا انعقاد اس شوق کو مہمیز لگانے کا سبب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں تک ممکن ہو والدین کو چاہئے کہ بچوں کو ایسی مفید معلوماتی کتب خرید کر دیا کریں۔ خود بچوں کو بھی حسبِ توفیق اچھی کتب خریدنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہو سکے تو جماعتیں اپنی جگہ پر اپنی لائبریریاں قائم کریں جن میں دینی کتب کے علاوہ ادبی اور سائنسی مضامین پر بھی کتب موجود ہوں تاکہ واقفینِ نو بچے ان سے استفادہ کر سکیں۔ بچوں کو چھوٹے چھوٹے علمی و تحقیقی پراجیکٹ ان کی عمر اور استعداد کے مطابق دیئے جا سکتے ہیں جن پر وہ خود کتب وغیرہ سے تحقیق کر کے کام کریں۔

واقفینِ نو کے والدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں اپنی تعلیم کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی تاکہ ان کی اپنی کم علمی بچوں کی راہ میں روک نہ بن سکے۔ اس سلسلہ میں ذیلی تنظیمیں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کو ماؤں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے تاکہ اچھی کہانیاں سنا کر پاکیزہ لوریاں دے کر ذاتی محبت اور دلی لگاؤ کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی محبت دلوں میں پیدا کریں۔ اسی طرح سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کے مختلف بزرگوں کی قربانیوں کے واقعات، مقبول دعاؤں کے تذکرے، اور بار بار ظاہر ہونے والے نشانات اور ان واقفین کی قربانیوں کے تذکرے جنہوں نے تحریکِ جدید کے تحت عظیم الشان قربانیاں دی ہیں، بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

زبانوں کی تعلیم

سیّدنا حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین کے لئے کم از کم تین زبانوں کا سیکھنا لازمی قرار دیا ہے یعنی عربی، اردو اور مقامی یا ملکی زبان۔ زبانوں کے ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ واقفین کے لئے محض بنیادی علم کافی نہیں بلکہ سیّدنا حضورِ انور کی شدید خواہش ہے کہ واقفین بچے زبانوں کے ماہر بنیں۔ فرمایا:

"ہمیں زبان دانوں کی ضرورت ہے ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں، بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں، ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں، تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔ اس لئے جتنے بھی ہوں کم ہوں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

زبانیں سیکھنا بہت مشکل کام ہے اس لئے والدین کو شروع ہی سے اس ضمن میں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کو مختلف زبانیں سکھلائیں گے۔ اس سلسلہ میں وہ اپنے ماحول کا جائزہ لیں کہ ان کے شہروں میں کن کن زبانوں کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ یورپ کے ملکوں میں ملکی زبان کے علاوہ سکولوں میں ایک زبان اختیاری مضمون کے طور پر سکھائی جاتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ نیز ان ملکوں میں شام کی کلاسیں مختلف سکولوں اور کالجوں میں لگائی جاتی ہیں اور زبانیں سیکھنے کے لئے بہت مفید ہوتی ہیں۔ ان کلاسوں میں داخلہ کے لئے عمومی طور پر عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ اگر واقفین کے والدین بھی ان زبانوں کو سیکھنا شروع کریں تو یہ بچوں کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں بول چال کی مشق کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف زبانیں سیکھنے کے لئے کتب اور ان کے آڈیو پروگرام بھی موجود ہیں گو ذرا مہنگے ہوتے ہیں۔ اس طرح ایم ٹی اے پر ترکی، فرانسیسی اور دیگر زبانیں سکھانے کے پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان وقفِ نو اور سیکرٹریانِ تعلیم کو چاہئے کہ وہ ان باتوں کا جائزہ لیں کہ ان کے شہروں اور ملکوں میں کیا کیا سہولتیں موجود ہیں اور انہیں کس طرح حاصل کر کے وہ اپنی جماعتوں کے واقفین کو زبانیں سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی جماعت میں عربی یا دیگر

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

زبانوں کے جاننے والے مل سکیں تو ان سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔اس ضمن میں یہ بھی گذارش ہے کہ اگر کسی جگہ ایسا تجربہ ہوا ہو جو دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہو تو اس کی اطلاع مرکزی شعبہ وقفِ نو کو بھی کرنی چاہئے تاکہ ان کے کامیاب طریق سے دوسروں کو بھی آگاہ کیا جاسکے۔

زبانوں کی تعلیم کے متعلق سیّدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"بہت بچپن سے اگر زبان سکھائی جائے تو وہ اتنے گہرے نقش دماغ پر قائم کر دیتی ہے کہ اس کے بعد بچے اہلِ زبان کی طرح بول سکتے ہیں۔اور بڑی عمر میں سیکھی ہوئی زبان خواہ آپ کتنی محنت کریں وہ اہلِ زبان جیسی زبان نہیں بنتی، طوعی اور فطری طور پر جو ذہن سوچتا ہے وہ بچپن سے اگر سیکھی ہوئی زبان ہے تو وہ سوچ اس کی بے ساختہ ہوتی ہے، قدرتی اور طوعی ہوتی ہے۔لیکن اگر بعد میں زبان سیکھی جائے تو سوچ پہ کچھ نہ کچھ قدغن رہتی ہے۔کچھ نہ کچھ پابندیاں رہتی ہیں اور پھونک پھونک کر قدم آگے بڑھانا پڑتا ہے۔بعض لوگ نسبتاً تیز بھی بڑھاتے ہیں بعض آہستہ مگر جو طبعی فطری روانی ہے وہ پیدا نہیں ہو سکتی۔اس لئے اہلِ زبان بنانے کے لئے بہت بچپن سے زبان سکھانی پڑتی ہے اگر پنگھوڑوں میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے، بلکہ سب سے اچھا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

عربی کی تعلیم

سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

"سب سے زیادہ زور شروع ہی سے عربی زبان پر دینا چاہئے کیونکہ ایک مبلغ عربی کے گہرے مطالعہ کے بغیر اور اس کے باریک در باریک مفاہیم کو سمجھے بغیر قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتا۔اس لئے بچپن ہی سے عربی زبان کے لئے بنیاد قائم کرنی چاہئے اور جہاں ذرائع میسّر ہوں اس کی بول چال کی تربیت بھی دینی چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ ۱۷/فروری ۱۹۸۹ء)

بعض والدین اور سیکرٹریان وقفِ نو رابطہ کر کے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو عربی کس طرح سکھائیں۔اکثر جگہوں پر یہ مشکل پیش آرہی ہے۔اس پہلو سے یہ جائزہ لینا چاہئے کہ اگر ان کی اپنی جماعت میں کوئی عرب دوست ہوں تو ان سے مدد حاصل کرنی چاہئے کہ وہ کچھ وقت بچوں کی تعلیم کے لئے دے سکیں۔عربی کی ابتدائی کتب حاصل کر کے ان سے استفادہ کیا جائے۔Linguafone ایک ادارہ ہے جو مختلف زبانوں کی کتب اور آڈیو اور وڈیو کیسٹس تیار کرتے ہیں ان کا ایک کورس "دروس فی العربیہ" کے نام سے موسوم ہے جو بہت اچھا کورس ہے۔امراء اور صدر صاحبان کو چاہئے کہ اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ ان کے ہاں عربی کی تدریس کا کیا انتظام ہے اور اس میں کیا مشکلات درپیش ہیں اور ان کا کیا حل ہے۔ہو سکتا ہے کہ یہ کورس ان کے لئے مددگار ثابت ہو۔مصر سے ریڈیو قاہرہ کی طرف سے ریڈیو کے ذریعہ عربی سکھانے کا ایک پروگرام نشر ہوتا ہے ان سے رابطہ کیا جائے تو وہ درسی کتب مفت بھجواتے ہیں۔ان کتب کی آڈیو کیسٹس بھی ان سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اردو کی تعلیم

اردو زبان واقفین کے لئے بے حد اہم ہے کیونکہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف علم الکلام کا بیشتر حصہ اردو زبان میں ہے اور ان روحانی خزائن سے کماحقہ استفادہ کے لئے اردو کا جاننا بہت ضروری ہے۔اس کے علاوہ خلفاء سلسلہ کے خطبات، خطابات اور درس وغیرہ کا بیشتر حصہ اور سلسلہ کا دیگر لٹریچر زیادہ تر اردو زبان میں ہی ہے۔سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو سمجھنے کے لئے اور ایمان کی پختگی کے لئے ان کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

پاکستان میں تو سکولوں اور کالجوں میں عموماً اردو زبان میں تعلیم دی جاتی ہے اس لئے ان بچوں کے لئے اردو سیکھنا کوئی مشکل امر نہیں، اگرچہ ملک کے عام تعلیمی معیار میں انحطاط کی وجہ سے تحریر و تقریر اور زباندانی کا معیار بھی بتدریج گر رہا ہے۔واقفین کو عام ملکی معیار سے بہت بہتر اور اعلیٰ اردو سیکھنی چاہئے جس کے لئے انہیں غیر معمولی محنت کرنا ہوگی۔لیکن پاکستان سے باہر بسنے والے بچوں کو اردو پڑھانا ایک مشکل کام ہے کیونکہ ان ممالک میں آباد بچے مختلف لسانی، تعلیمی اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر مشکلات بھی حائل ہو سکتی ہیں اس لئے بیرون پاکستان کے بچوں کو اردو سکھانے کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔والدین کو چاہئے کہ شروع سے ہی گھر میں بچوں کو اردو پڑھائیں۔بعد ازاں واقفین کے لئے اردو کلاسوں کا انعقاد بھی کیا جانا چاہئے جو کم از کم ہفتہ میں ایک بار اور سکولوں کی تعطیلات کے دوران زیادہ مرتبہ منعقد کی جائیں۔سیکرٹریان وقفِ نو کے اہم فرائض میں یہ بات شامل ہونی چاہئے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی جماعت کے بچے اردو سیکھ رہے ہوں اور سولہ سال کی عمر تک ان کی اردو کی استعداد پاکستان کے میٹرک کے بچوں کے برابر ہو۔یہ لازمی نہیں ہے کہ سیکرٹری وقفِ نو خود پڑھائے بلکہ ان کو سیکرٹریانِ تعلیم اور ذیلی تنظیموں مثلاً خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا تعاون بھی حاصل کرنا چاہئے۔لجنہ اماء اللہ کی تنظیم خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں بہت مدد دے سکتی ہے۔بیرون پاکستان کے بچوں کے لئے اردو کا قاعدہ موجود ہے اس سے شروع کیا جاسکتا ہے۔

جب بچہ اچھی طرح اردو پڑھ سکتا ہو تو اسے رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا خریدار بنوا کر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور لجنہ اماء اللہ کراچی نے بچوں کے لئے کئی ایک مفید کتب شائع کی ہیں وہ بھی حاصل کر کے پڑھانی چاہئیں۔بچوں کے لئے انگریزی میں بھی بہت سی کتب لندن سے شائع ہو چکی ہیں جنہیں حاصل کر کے بچوں کو پڑھانی چاہئیں۔اسی طرح مناسب عمر کے ساتھ ساتھ رسالہ خالد، اخبار الفضل، درّ ثمین۔کلامِ محمود، کلامِ طاہر اور درِ عدن کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔پھر عمر کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور کتب کی طرف توجہ مبذول کروائی جائے۔

وہ والدین جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقفِ نو کے مجاہدین کو اردو سکھانے کے لئے ساتھ ساتھ خود بھی اردو سیکھیں تاکہ وہ خود بچے کی رہنمائی کر سکیں۔اگر ان کی جماعت میں کوئی دوست اردو جاننے والے ہوں تو ان سے ہر ممکن مدد لیں۔جب اردو کے فقرات سیکھ لئے جائیں تو ان فقرات کو بچوں کے ساتھ روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کریں اور جہاں بھی موقعہ ملے اردو جاننے والے احباب کے ساتھ اردو میں بات کریں۔ایسے والدین کی مدد کے لئے شعبہ وقفِ نو مرکزیہ لندن نے ایک قاعدہ Foundation course in Urdu شائع کیا ہے جسے اپنے ملکی مرکز سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔امید ہے یہ ابتدائی تعلیم کے لئے مفید اور ممد ثابت ہوگا۔

دنیاوی تعلیم

سیّدنا حضورِ انور نے واقفین بچوں کے لئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم حاصل کرنا بھی بہت ضروری قرار دیا ہے تاکہ جب وہ عملی میدان میں اتریں تو ہر قسم کے علم کے زیور سے آراستہ ہوں اور بڑے اعتماد کے ساتھ ہر قسم کے چیلنج کا بڑے وثوق کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔دنیاوی تعلیم کے مختلف شعبہ جات جو واقفین کے لئے مفید ہو سکتے ہیں ان کا تفصیلی ذکر ایک گزشتہ مضمون میں ہو چکا ہے۔

والدین کو شروع ہی سے بچوں کی تعلیم کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ان کی تعلیمی پراگرس کا خیال رکھنا چاہئے۔سکول کے اساتذہ سے رابطہ رکھنا بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس بات کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے کہ بچوں کو سکول یا پڑھائی میں کوئی مشکل تو پیش نہیں آرہی۔اگر ایسا ہو تو اساتذہ سے مل کر اس کا حل تلاش کرنا چاہئے۔بعض دفعہ بچے کسی مضمون میں کمزور ہوتے ہیں جسکی وجہ سے کلاس میں جانے سے گھبراتے ہیں ایسے بچوں کے لئے اضافی ٹیوشن مفید ثابت ہو سکتی ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض بچے ریاضی اور سائنس مثلاً فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی میں کمزور ہونے کی وجہ سے ان مضامین میں اچھے نمبر حاصل نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے وہ اچھے کالجوں میں داخلہ نہیں لے سکتے۔اگر کسی جماعت میں کوئی ان علوم کا ماہر ہو یا پڑھا سکتا ہو اور وقت دے سکے تو شام کی کلاسوں یا سنڈے کلاس کا تجربہ کیا جانا چاہئے جس میں واقفین کو ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت بلا معاوضہ خدمتِ دین کے جذبہ سے پڑھایا جاسکے۔حال میں ہی ایک ملک کے واقفین کے جائزہ کے دوران معلوم ہوا کہ ان میں سے اکثر کی تعلیمی حالت کمزور ہے۔ذمہ دار احباب کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ایسے والدین اور بچوں کی رہنمائی کریں اور عملی طور پر ان کی مدد کریں جس کی ایک صورت ٹیوشن کلاسوں کا انعقاد ہے۔ایسے احباب جو کسی بھی رنگ میں واقفین کی تعلیم میں مدد کر سکتے ہوں تو انہیں اپنی مقامی جماعت کو اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔

بچوں کی تعلیم کے متعلق شروع سے ہی ان کے رجحان کی طرف توجہ رکھنی چاہئے اور انہیں احساس دلاتے رہنا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف ہیں اور ان سے کیا توقعات وابستہ ہیں۔جب وہ بڑے ہوں تو اپنی جماعت کی کریئر پلاننگ کمیٹی سے رہنمائی حاصل کریں کہ ان کے لئے کونسا پیشہ بہتر رہے گا۔

واقفینِ نو بہت قیمتی بچے ہیں کیونکہ ان کے کندھوں پر آئندہ زمانوں میں بہت اہم ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری نظامِ جماعت اور والدین دونوں پر عائد ہوتی ہے۔خدا تعالیٰ کرے کہ نظامِ جماعت اور سب والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا ہے، اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ سمجھتے ہوئے پیارے آقا ایدہ اللہ کی تمناؤں کے مطابق بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور اپنی اس عظیم ذمہ داری سے اس طرح سرخرو ہوں کہ خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

watch MTA live
audio and video broadcast

Weekly sermons in Urdu / English

Questions & answers and much more

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa

Visit our official website
www.alislam.org

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں
از صفحہ نمبر ۴

احمدیوں کی وجہ سے گھٹ گئی تھی۔

جسٹس منیر مزید لکھتے ہیں:۔

Further, there is intrinsic evidence in the award itself to show that this part of the award was not the result of an honest endevour to arrive at a just decision. I have already said that Sir Cyril gave no reasons for the award but for these two Tehsil's remaining in India he did give a reason and that reason is nothing but convincing. The reason is as follwos: I have hesitated long over those not inconsiderable areas east of the Satluj river and in the angle of the Beas and Satluj River in which Muslim majorities are found but on the whole I have come to the conclusion that it would be in the interest of neither state to extend the territories of the west Punjab to a strip on the far side of the Satluj and that there are factors such as the disruption of railway communication and water systems that ought in this instance to displace the priary claims of contiguous majorities. But I must call attention to the fact that the Depalpur canal, which serves areas in the west Punjab, takes off from the Ferozpure headworks and I find it difficult to envisage a satisfactory demarcation of boundary at this point that is not accompanied by some arrangement for joint control of the intake of thedifferent canals dependent on these headworks."

(Notes on the Radcliffe Award by S Sharif-ud-Din Pirzada; The Partition of The Punjab, Vol I; -- National Documentation Center, 1983, Page xxxvi)

ترجمہ:

”مزید برآں ایوارڈ میں اس بات کے اندرونی شواہد موجود ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ایوارڈ کسی منصفانہ نتیجہ پر پہنچنے کیلئے کسی دیانتدارانہ کوشش کا نتیجہ نہیں ہے- میں بتا چکا ہوں کہ سر سیرل نے اس ایوارڈ کی کوئی وجوہات یا دلائل بیان نہیں کئے- لیکن بایں ہمہ ان دو تحصیلوں کے ہندوستان میں شامل کرنے کی دلیل ضرور دی گئی ہے- اور وہ دلیل معقول (قائل کرنے والی) نہیں ہے- وہ دلیل یوں ہے، دریائے ستلج کے مشرق کی جانب معتدبہ علاقے جو تھوڑے بھی نہیں ہیں اور ستلج اور بیاس کے درمیانی علاقہ کے بارہ میں جو مسلم اکثریت کے علاقے ہیں۔ میں طویل تذبذب کا شکار رہا ہوں لیکن بحیثیت مجموعی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ دونوں ریاستوں میں سے کسی کے مفاد میں نہیں ہوگا کہ مغربی پنجاب کی حدود کو ستلج دریا کے بیرونی طرف تک بڑھادیا جائے اور ریلوے کے رسل و رسائل اور آبپاشی کا نظام ایسے عوامل ہیں جو اس موقعہ پر ملحقہ اکثریتی آبادیوں کی دلیل پر حاوی ہیں- مجھے اس جانب توجہ دلانی ہے کہ دیپال پور نہر جو کہ مغربی پنجاب کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے وہ فیروزپور ہیڈورکس سے نکلتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نقطہ پر باؤنڈری کی ایسی نشاندہی بہت مشکل ہے جس میں اس ہیڈورکس سے نکلنے والی مختلف نہروں کے مشترکہ کنٹرول کا نظام شامل نہ ہو-“

شریف الدین پیرزادہ نے اپنے مضمون میں Aloys A. Michel کی کتاب The Indus River کا حوالہ بھی درج کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

But in Gurdaspur "other factors" came into consideration as they had in Ferozpur, and irrigation was one of them.Thus the argument form the irrigation standpoint would appear to have reinforced that from the population standpoint: if the principal of "contiguous majority" applied to districts as a whole, then it would have been quite logical and quite consistent to award Ferozpure, Amritsur, and Jullundur to India and Gurdaspur to Pakistan; if irrigation considerations were to take precedence, why not give Madhopur headworks to Pakistan, since the area served was mainly in the Lahore District, since Pakistan could not supply Lahore without supplying Amritsur on the way, and since - if Pakistan were to interfere with the supplies on two southern branches-India could retaliate by cutting of supplies from Ferozpure headworks to the Depalpur Canal?... Yet straight forward logic of irrigation consideration in Gurdaspur was apparently vitiated by still further "other factors" Gurdaspur included the only road linking the Eastern Punjab, and hence India, with Jammu and Kashmir, and the only bridge (on the Madhopur Barrage) over the Ravi above Lahore. The railways from Amritsur and Jullundur met at Pathankot, with a branch to Madhopur, although there was no rail connection across the river here (one was under construction in1965). Had Radcliffe awarded Gurdaspur to Pakistan, there would have been no land commmunication between India and Jammu-Kashmir

(Notes on the Radcliffe Award by S Sharif-ud-Din Pirzada; The Partition of The Punjab, Vol I; -- National Documentation Center, 1983, Page xxxix)

ترجمہ:۔

”لیکن گورداسپور کے معاملہ میں "Other Factors" زیر غور آگئے، جیسا کہ فیروزپور کے بارہ میں آئے تھے اور آبپاشی کا نظام ان میں سے ایک تھا۔ یوں نظام آبپاشی کی دلیل آبادی کی دلیل کو تقویت پہنچاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اگر ”ملحقہ اکثریتی آبادی“ کا اصول ضلعوں پر مجموعی طور پر لاگو کیا جاتا تو منطقی طور پر فیروزپور، امرتسر اور جالندھر ہندوستان کو دئے جاتے اور گورداسپور پاکستان کو۔ اور اگر نظام آبپاشی کی دلیل کو فوقیت دی جاتی تو پھر مادھوپور ہیڈورکس، جس سے لاہور کا ضلع سیراب ہوتا تھا اور پاکستان کو پانی دئے بغیر لاہور کو پانی مہیا نہیں کر سکتا تھا، پاکستان کو کیوں نہ دیا جاتا۔ پاکستان دو جنوبی لہروں کا پانی روک لیتا تو ہندوستان فیروزپور ہیڈورکس سے دیپالپور کی نہر کا پانی روک سکتا تھا......... مگر آبپاشی کی سیدھی سادی منطق گورداسپور کے معاملہ میں بظاہر مزید "Other Factors" کی زد میں آگئی۔ مشرقی پنجاب، اور یوں ہندوستان کو جموں اور کشمیر سے ملانے والی واحد سڑک گورداسپور میں واقع تھی اور راوی پر مادھوپور ہیڈورکس کا پل لاہور کے بالائی علاقہ میں واحد پل تھا۔ امرتسر اور جالندھر سے ریل پٹھانکوٹ پر ملتی تھی، جس کی ایک شاخ مادھوپور کو جاتی تھی۔ اگرچہ دریا کے اس پار، اس وقت ریل کا کوئی راستہ نہیں تھا (جو ۱۹۶۵ء میں زیر تعمیر تھا)۔ اگر ریڈکلف گورداسپور پاکستان کو دے دیتا تو ہندوستان اور جموں کشمیر کے درمیان کوئی زمینی رابطہ نہ رہتا“۔

الغرض باؤنڈری کمیشن کے رکن جسٹس محمد منیر، قومی اور بین الاقوامی محققین سب اس بات پر متفق ہیں کہ گورداسپور بددیانتی سے ہندوستان کو دے دیا گیا اور اس بارہ میں اکثریت کے اصول کو نظر انداز کر دیا گیا۔

یہ ساری تفصیلات پاکستان کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے کسی بھی بیدار مغز علم دوست اور سیاسی وقائع سے دلچسپی رکھنے والے شہری کو معلوم ہونی چاہئیں۔ کم از کم مسلم لیگی کارکنان اور سب سے بڑھ کر مسٹر یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل کے علم میں ہونی چاہئے تھیں۔ مگر اٹارنی جنرل تو مولویوں کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے تھے۔ سچائی سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا اور جھوٹ کو اچھال رہے تھے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

طاعون ایک بیماری۔ ایک عظیم نشان
از صفحہ نمبر ۱۱

سیالکوٹ، جالندھر، شاہپور، لدھیانہ، گورداسپور اور لاہور میں ہوئی ہیں۔ یہی وہ علاقہ ہے جو حضور کے مسکن کے گردا گرد تھا۔ بلکہ اس اخبار میں مخالفت اور تعصب کے قلم سے یہ نوٹ بھی درج ہے کہ ”کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے“۔

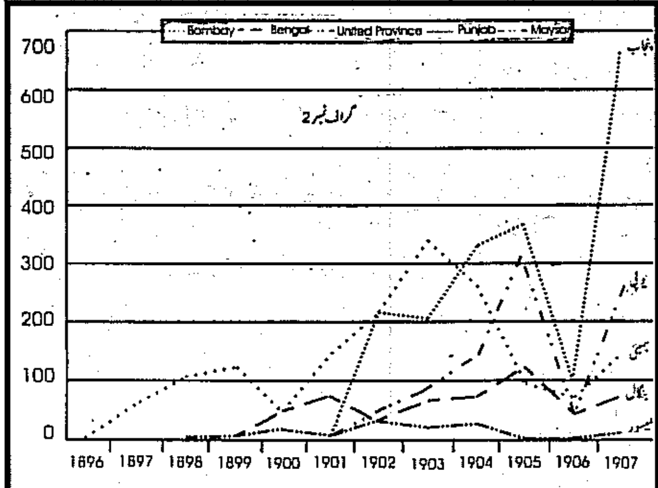

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں طاعون سے مرنے والوں کا سال وار جائزہ 1896ء تا 1907ء

طاعون کی تیسری بری وبا کے کرہ ارض پر پھیلاؤ کو دیکھا جائے تو ہندوستان اس کا مرکزی نقطہ بنتا ہے۔ ہندوستان میں نظر دوڑائیں تو پنجاب پر یہ وبا شدت سے حملہ آور ہوئی اور پنجاب کا جائزہ لیں تو حضرت مسیح موعود کے مسکن کے اردگرد موت ناچتی نظر آتی ہے۔

اور یہی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ ایک محفوظ مقام پر کھڑا ہو کر ہر شخص اپنی اٹکل سے کوئی بات بنا سکتا ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے نہ صرف اس بیماری کے پھیلنے سے قبل اہل پنجاب کو اس کی اطلاع دے دی تھی بلکہ پنجاب میں بھی اس مقام پر موجود تھے جہاں اس بیماری کا زور سب سے شدید تھا اور طرفہ یہ کہ ٹیکہ لگوانے سے بھی معذرت کرلی اور پھر یہ چیلنج بھی شائع فرمایا کہ جس طرح یہ پیشگوئی قادیان کے محفوظ رہنے کے بارہ میں ہے اس طرح دوسرے مذاہب والے بھی اپنی صداقت کے لئے اپنے اپنے علاقہ کے بارہ میں پیشگوئیاں کر سکتے ہیں۔ مثلاً عیسائی کلکتہ کے بارہ میں کہہ دیں کہ وہاں طاعون نہیں پھیلے گی اور اسی طرح کوئی لاہور اور کوئی امرتسر اور کوئی دلی کے بارہ میں کہہ سکتا ہے کہ ان کے علاقے طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر دیکھیں گے کہ کس کا علاقہ اس بلا سے محفوظ رہتا ہے مگر کوئی یہ جرأت نہ کر سکا اور صرف جماعت احمدیہ کے ان تمام افراد پر جو حضرت مرزا صاحب کے سچے پیروکار تھے اور پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے تھے آنچ تک نہیں آئی۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کاخلاصہ پیش کیاجاتاہے جودنیاکے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر شہید

پروفیسر ڈاکٹر میجر عقیل بن عبدالقادر شہید نہ صرف ایک ماہر امراض چشم تھے بلکہ ایک نہایت ہی شریف النفس، ہمدرد، خلیق اور غریب پرور انسان تھے۔ سادگی اور منکسر المزاجی میں نمایاں تھے۔ متوکل علی اللہ، دعاگواور علم وفضل کامجسم پیکر تھے۔ نظام جماعت اور خلفائے احمدیت کے دل و جان سے فدائی تھے۔ آپ کاذکر خیر آپ کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بنت ظریف صاحبہ کے قلم سے ماہنامہ ”احمدیہ گزٹ“ اپریل ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

ڈاکٹر صاحب شہید کے آباؤاجداد کا تعلق بخارا کے سادات سے تھاجو مغل بادشاہ جہانگیر کے دَور میں بخارا سے ملتان آئے اور پھر صوبہ بہار کے شہر بھاگلپور میں آباد ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت مولانا عبدالماجد صاحب اور اُن کی تینوں بہنوں کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت مولانا صاحب ایک جید عالم تھے اور تیج نرائن کالج بھاگلپور کے بانیوں میں سے تھے، علی گڑھ کے اوّلین اساتذہ اور سرسید احمد خان کے ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے۔ علی گڑھ یونیورسٹی کی شعبہ فلاسفی کے ڈین تھے اور آج بھی آپ کانام وہاں رقم ہے۔ کئی کتب کے مصنف تھے، مشہور مقرر اور خطیب تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ بیٹیوں میں سے ایک حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہؓ تھیں جنہیں حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آنے کاشرف حاصل ہوا۔

حضرت مولانا عبدالماجد صاحبؓ جب لاہور میں بادشاہی مسجد کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کررہے تھے تو آپ کو ”براہین احمدیہ“ ملی۔ آپ نے یہ کتاب اپنے استاد شمس العلماء عبدالحئ فرنگی محل کو پڑھنے کے لئے دی۔ وہ کتاب سے بہت متاثر ہوئے اورانہوں نے کہاکہ اس کتاب سے ”شمیم نبوت“ آتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا عبدالماجد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریری بیعت کرلی۔ ۱۹۰۲ء میں آپؓ کے صاحبزادے حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحب نے بھی دستی بیعت کا شرف حاصل کرلیااور پھر قادیان میں رہتے ہوئے مولوی فاضل کیا۔ پھر میٹرک کاامتحان دیااور آگرہ سے انٹراور علی گڑھ سے ایم۔اے کرلیااور پھرانسپکٹر آف سکولز ہوکر الہ آباد چلے گئے۔ پھر بسلسلہ ملازمت کلکتہ اوراڑیسہ بھی رہے۔ کیرنگ میں احمدیہ مسجد بنوانے کی توفیق پائی۔ راج شاہی یونیورسٹی میں قائمقام وائس چانسلر تھے جب ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد لاہور میں سول سروس اکیڈیمی پاکستان کے کئی سال انسٹرکٹر رہے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن میں سے تیسرے پروفیسر ڈاکٹر میجر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید تھے۔

محترم ڈاکٹر عقیل صاحب ۲۱؍اکتوبر ۱۹۲۱ء کو پیدا ہوئے۔ کلکتہ سے میٹرک ۱۹۳۸ء میں امتیازی حیثیت میں پاس کیا۔ راج شاہی یونیورسٹی سے ۱۹۴۰ء میں انٹر کیااور پرنس آف ویلز میڈیکل کالج پٹنہ سے ۱۹۴۶ء میں ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی۔ آٹھویں میں طلائی تمغہ اور وظیفہ حاصل کیاجو تعلیم کے اختتام تک جاری رہا۔ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے بھی وظیفہ ملا لیکن آپ نے اپنی زندگی وقف کردی۔ ۱۹۴۸ء میں فرقان فورس میں خدمات انجام دیں۔ پھر ۱۹۵۰ء تک کا عرصہ وقف زندگی میں گزارا۔ ۱۹۵۱ء میں جناح ہسپتال کراچی میں رجسٹرار مقرر ہوئے، پھر ڈاؤ میڈیکل کالج میں ملازمت کی۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان آگئے اور رائل کالج سے آنکھوں کے امراض و علاج میں تخصص کیا۔ کچھ عرصہ یہاں ملازمت کی۔ ۱۹۵۵ء میں واپس پاکستان آئے اور میڈیکل کالج حیدرآباد میں ملازمت اختیار کی اور ۱۹۸۱ء میں صدر شعبہ امراض چشم کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ پرائیویٹ پریکٹس بھی کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۵ء تک اندرون سندھ آپ نے بے شمار آئی کیمپ لگائے۔ آپکی شہرت پاکستان کے ہر علاقہ میں تھی اور ہر جگہ سے مریض آپ کے پاس آتے تھے۔ بے شمار مریضوں کو آپ کے ذریعہ اعجازی شفاعطا ہوئی بلکہ ایک مریض کودعا کے نتیجہ میں محترم ڈاکٹر صاحب کی تصویر بھی دکھائی گئی کہ اُس کا علاج ان کے پاس ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے ہمیشہ اپنے مریضوں کی تشخیص اور علاج خداتعالیٰ سے دعا کے ساتھ کیااور ہمیشہ ایسی حالت میں تیار رہنے کی کوشش کی کہ کوچ کا وقت آجائے تو خدا اور رسول کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مریض سے فیس اس کی استطاعت کے مطابق لیتے تھے۔ احمدیوں، شاگردوں، سادات اور اساتذہ سے فیس نہیں لیتے تھے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھااور بہت مہمان نواز تھے۔ بہت سے مریض اور ایسے لوگ بھی آپ کے ہاں آتے رہتے تھے جن کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ گو خود بہت خوش خوراک نہ تھے لیکن اچھے اور لذیذ کھانے کی پہچان تھی۔ دعوتیں کرنے کاشوق تھا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرمایا کرتی تھیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب بچپن سے ہی بہت فرمانبردار اور سعادتمند تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ ایک بار گھر میں ایک چھپر پر آگ بھڑک اُٹھی۔ گھر والوں کا شک کسی اَور کی طرف تھالیکن آپ نے کہاکہ یہ آپ کی غلطی کی وجہ سے لگی ہے۔

آنحضور ﷺ سے بہت عشق تھا۔ بڑی حسرت سے ذکر کرتے تھے کہ آنحضورؐ کاجس عمر میں وصال ہواتھاوہ عمر اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کے لئے بہت مناسب ہے۔ چنانچہ شہادت کے وقت محترم ڈاکٹر صاحب کی عمر ۶۳ سال اور چندماہ تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی والہانہ عقیدت تھی۔ کبھی بدزبان مخالف سے تعلق نہ رکھتے۔ اکثر حضورؑ کے فارسی اشعار پڑھتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے۔ خلفاء کی بے مثال اطاعت کرتے۔ مالی قربانیوں میں بہت بڑھے ہوئے تھے لیکن اس کو بہت پوشیدہ رکھتے۔ خدمت خلق میں بھی آپ کی قربانیوں کا علم دوسروں سے ہی ہوتا تھا۔ ۱۹۸۴ء کے بعد کلمہ طیبہ کی محبت میں جواحمدی قید ہوئے اُن کا بہت خیال رکھا۔ یہاں تک بھی پوچھتے کہ کسی کو سگریٹ کی عادت تو نہیں؟

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مطب کو ہمیشہ تبلیغ کا مرکز سمجھاجس پر دشمن بہت سیخ پاتھا۔ ڈاکٹر صاحب کواللہ تعالیٰ نے بلاکا حافظہ عطاکیاتھا۔ قرآن کریم اور بائبل کے حوالے، حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں کثرت سے زبانی یاد تھیں۔ نماز کے بہت پابند تھے۔ اگر بچوں میں سے کوئی نماز قضاکرتا تواُس کا کھانابند کرنے کے لئے کہتے۔ روزے کے بہت پابند تھے۔ شہادت بھی ۱۹؍رمضان کوروزہ کے دوران ہوئی۔ شہادت سے ایک عرصہ قبل آپ نے خواب دیکھا کہ ۱۹۷۴ء میں شہادت کارتبہ پانے والے آپ کے بھائی محترم پروفیسر عباس بن عبدالقادر ایک دسترخوان پر بیٹھے ہیں اور آپ کو بھی مدعو کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیاکہ ابھی مجھے بھوک نہیں ہے، آپ کھانا کھایئے۔ آپ کی شہادت کے متعلق یہ واضح اشارہ تھا۔ اسی طرح بھائی عباس کی شہادت کے بعد فجر کی نماز کے معاًبعد آپ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا:

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

آپ کی شہادت کے بعد پاکستان کے تمام صوبوں کے اخباروں اور خلیج کے اخباروں میں بھی تعزیتی اور تعریفی کلمات شائع ہوتے رہے۔ آپ ایک دلربا شخصیت کے مالک تھے۔ اُن کا بچھڑنانا قابل بیان حد تک شاق ہے۔

........❀........❀........❀........

گرینڈ سلام

ایک برطانوی میجر والٹر کیلوپٹن وینگ فیلڈ نے ۱۸۷۳ء میں ویلز کے علاقہ میں ایک کھیل ایجاد کیا جسے ”لان ٹینس“ کانام دیاگیا۔ ۱۸۷۴ء میں پہلی بار اس کے قواعد و ضوابط بنائے گئے جو وقتاً فوقتاً تبدیل کئے جاتے رہے۔ بعدازاں ومبلڈن کی گراؤنڈ کے کچھ حصے اس کھیل کیلئے مخصوص کردیئے گئے تو اس کو خوب مقبولیت حاصل ہوئی اور یہاں آل انگلینڈ ٹینس چیمپئن شپ ٹورنامنٹ شروع ہوگئے جنہیں بعد میں ومبلڈن ٹینس ٹورنامنٹ کانام دیدیا گیا۔ آجکل اسے سب سے بڑاعالمی مقابلہ شمار کیاجاتا ہےاوراس کے چیمپئن کوعالمی چیمپئن سمجھاجاتاہے۔ یہ مقابلے ہر سال جون کے آخراور جولائی کے آغاز میں منعقد ہوتے ہیں۔ ومبلڈن کے میدان کے دروازہ پر کپلنگ کے یہ الفاظ درج ہیں: ”اگر تم کامیابی حاصل کرلویاتمہیں شکست ہو، دونوں یکساں ہیں“۔

امریکہ میں ٹینس کا پہلا باضابطہ مقابلہ ۳۱؍اگست ۱۸۸۱ء کو ہوا۔ جلد ہی یہ کھیل یورپ اور امریکہ میں بہت مقبول ہوگیا۔ برصغیر میں ۱۸۷۵ء میں ٹینس کا رواج شروع ہوا اور اُسی دَور میں آسٹریلیامیں بھی اس کا آغاز ہوگیا۔

لان ٹینس میں ومبلڈن اوپن، یوایس اوپن، فرنچ اوپن اور آسٹریلین اوپن چار بڑے ٹورنامنٹ شمار کئے جاتے ہیں اور ایک ہی وقت میں یہ چاروں مقابلے جیتنے کوگرینڈ سلام کہاجاتاہے۔

فریڈرک جان پری اوّلین کھلاڑی تھا جس نے یہ اعزاز ۱۹۳۵ء میں حاصل کیا۔ جان ڈونلڈ بنگ (امریکہ) نے ۱۹۳۸ء میں گرینڈ سلام حاصل کیا۔ گرینڈ سلام دو مرتبہ جیتنے والا اوّلین کھلاڑی روڈنی جارج لیور (آسٹریلیا) تھا۔ مورین کیتھرین کنولی (امریکہ) نے ۱۹۵۳ء میں بطور خاتون اوّلین گرینڈ سلام ٹائٹل جیتا۔ یہ ٹائٹل جیتنے والی دیگر خواتین کھلاڑیوں میں مارگریٹ جین کورٹ (آسٹریلیا)، مارٹینا نیوراتیلووا (امریکہ)، سٹیفی گراف (جرمنی) شامل ہیں۔

لان ٹینس میں ڈیوس کپ کو بھی ایک اہم ٹورنامنٹ سمجھا جاتاہے لیکن یہ مقابلے ممالک کے درمیان ہوتے ہیں۔ ان کا آغاز ۱۹۰۰ء میں ہوا۔ پہلا مقابلہ امریکہ نے جیتا۔ ۱۹۲۳ء میں دُنیاکو تین زون میں تقسیم کردیا گیا یعنی یورپین، امریکن اور ایسٹرن۔ پاکستان ۱۹۸۴ء میں ایسٹرن زون کے فائنل میں پہنچا۔

یہ معلوماتی مضمون مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کے قلم سے روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۴؍مئی ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

........❀........❀........❀........

خدمت خلق کے دوران احمدی نوجوان کی قربانی

۲۳؍جولائی کوراولپنڈی میں خوفناک بارش نے گزشتہ سوسالہ ریکارڈ توڑدیئے جس کے نتیجہ میں نالہ لئی میں سیلاب آگیا۔ اس طوفان میں ایک احمدی خادم مکرم سہیل اظہر صاحب (ابن مکرم انیس احمد صاحب مرحوم) نےایک خاتون کے شور مچانے پر اُس کے بچہ کو بچانے کے لئے پانی میں چھلانگ لگادی۔ آپ بہترین تیراک تھے۔ اگرچہ آپ بچہ کوبچانے میں کامیاب ہوگئے لیکن اپناتوازن برقرار نہ رکھ سکے اور شدید لہروں میں ڈوب کر وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۲۳ سال تھی اور آپ بی۔کام میں زیر تعلیم تھے۔

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
26/04/2002 – 02/05/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 26th April 2002
26 Shahadat 1381 / 13 Safar 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 13
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.26.05.00
With Urdu Speaking Friends
02.20 MTA Sports: Basketball Final Match
Rehmat Alif Blocks Vs Barkaat Block
Presentation MTA Pakistan
03:05 Around The Globe: Documentary About
'Application Satellites Space Exploration'
Presentation MTA USA
04.05 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.40
Host: Saud A. Khan Sb.
05.05 Homoeopathy Class: No.73 Rec.27.03.1995
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.81 Rec.27.9.95
07.35 Siraiki Service: F/S Rec.03.04.98
08.50 Majlis Irfaan: ®
09.40 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts
Presentation MTA Pakistan
10.10 Indonesian Service: Various Items
11.10 Seerat-un-Nabi (saw): Prog. No.40
Presented by Saud Ahmad Khan Sb.
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.16.04.02
15.05 Friday Sermon: Rec.26.04.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: no. 81 ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Majlis Irfaan: Rec. 26.05.00 ®
21.35 Friday Sermon: Rec 26.04.02 ®
22.35 Dars-e- Hadith
22.50 Homeopathy Class No.73 ®

Saturday 27th April 2002
27 Shahadat 1381 / 14 Safar 1423

00.05 Tilawat, News, Darse-e-Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No.12
Teaching of the correct pronunciation of the Holy Quran.
01.20 Q/A Session: Rec.12.05.96
With English Speaking Friends
02.20 Kehkashaan: 'Kindness to dependents'
Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.00 Urdu Class: Lesson No.396 – Rec.07.07.98
04.10 Safar Ham Nay Kiyaa: A visit to various places in Pakistan.
04.30 Le Francais C'est Facile: No.14
04.55 German Mulaaqaat: Rec.17.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: SessionNo.82 Rec.28.09.95
07.30 French Service: Classes des enfants.
08.25 Safar Hum Nay Kiya: ®
08.50 Dars-ul-Qur'an: Session No.12 Rec.04.02.96
10.20 Indonesian Service
11:20 Urdu Speech: by Dr. Abdul Khaliq Khalid Sb.
' Deeds of Young Muslims'
12.05 Tilawat, Darse Hadith, News
12.55 Urdu Class: Lesson No.396 Rec.07.08.1998
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.05 Children's Class: With Hazoor rec 27.04.02
16.10 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.30 French Service: ®
17.20 German Service: Various Items in German
18.25 Liqaa Ma'al Arab: No. 82 ®
19.25 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.25 Q/A Session With English Speaking Guests
Rec: 12.05.96
21.30 Children's Class: With Hazoor ®
22.30 German Mulaaqaat: Rec.17.04.02 ®
23.30 Safar Ham nay Kiyaa

Sunday 28th April 2002
28 Shahadat 1381 / 15 Safar 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi (SAW), News
01.00 Children's Class: With Hazoor
Rec.18.02.01 – Part 2
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.30 Aa'eena:: A reply to allegations made against Ahmadiyyat in Pakistani Newspapers
03.15 Friday Sermon: Rec.26.04.02 ®
04.15 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.12
Presentation MTA International
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 21.04.02
06.05 MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab. Session No.83 Rec.03.10.95
07.40 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor
With Spanish Translation Rec: 03.04.98
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets
Presentation MTA Pakistan
09.30 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.11
Presented by Fahim A. Khadim Sb.
10.20 Indonesian Service.
11.20 Ae'eena ®
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan : Rec.26.05.00
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.21.04.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Part 2,
Rec: 18.02.01 ®
16.30 Friday Sermon: Rec 26.04.02. ®
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.21.04.02 ®
23.30 Aa'eena ®

Monday 29th April 2002
29 Shahadat 1381 / 16 safar 1423

00.05 Tilawat, Darse Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.16
Presentation MTA Pakistan
01.20 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec. 09.06.96
02.35 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
In Urdu based on the books of the Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (AS)
03.05 Urdu Class: No.397– Rec.08.08.98
04.30 Learning Chinese: With Usman Chou . No.359
05.00 French Mulaqaat. Rec. 22.04.02
06.10 MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.84
Rec:04.10.95
07.30 Islam Among Other Religions: Reading from Chinese Book 'Islam among other religions'
Presented by Usman Chou Sb.
Presentation of MTA International
07.55 Speech: by Abdul Sami Khan Sb.
'Prophecies of Hadhrat Musleh Maud (RA)'
Presentation MTA Pakistan ®
08.45 Q/A session. Rec: 09.09.96
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: F/S 15.10.99
Host – Fareed A. Naveed Sb.
10.20 Indonesian service
11.20 Safar Hum Nay Kiya:A visit to 'Sargardoo' Pakistan
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.397 ®
14.10 Bangla Shomprachar
15.10 French Mulaaqaat: Rec 22.04.02 ®
16.05 Children's Corner: Kudak ®
16.20 French Service
17.30 German Service
18.30 Liqaa Ma'al Arab No. 84 Rec. 04.10.95
19.30 Arabic Service.
20.35 Q/A Session: rec. 09.06.96®
21.30 Ruhaani Khazaa'en ®
22.30 Rencontre Avec Les Francophones
Rec:22.04.02
23.30 Safar Hum Nay Kiyaa®

Tuesday 30th April 2002
30 Shahadat 1381 / 17 Safar 1423

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat
– With Imam Rashed Sb.
01.40 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan
J/S Rabwah 1976 – Topic 'Asbaat hasti bari ta'aala' — Presentation MTA Pakistan
02.30 Medical Matters: A Discussion with Dr. Sultan Ahmad Mubashar Sb.
Topic: 'Taking care of your hands & feet'
Presentation MTA Pakistan
03.20 Around the Globe: A documentary about 'Maryland's Historic Eastern Shore' Part 3
Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.7
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.23.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.85 rec. 05.10.95
07.35 MTA Sports: Rabwah Basketball Tournamnet
Rehmat Alif Block Vs Barakaat Block
08.15 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.05.02.96
Class No.13
10.20 Indonesian Service.
11.20 Medical Matters: ®
12.05 Tilawaat, Darse Hadith , MTA News
12.55 Q/A Session: Rec.12.05.96
With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprachar:
15.05 German Mulaaqaat: Rec.17.04.02
16.05 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.35 French Service
17.35 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service.
20.40 Tabarrukaat: ®
21.40 Around The Globe: ®
22.50 From The Archives: F/S Rec.07.06.96

Wednesday 1st May 2002
1 Hijrat 1381 / 18 Safar 1423

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyant, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No. 30
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.6,
Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb.
Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: With Hazoor
Lesson No. 398 – Rec.12.08.1998
04.20 Safar Hum Nay Kiya: A documentry about a visit to Chittrali Patti, in Pakistan.
Présentation MTA Pakistan
05.05 Children's Mulaaqaat: Rec.19.04.00
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.85
Rec.10.10.95
07.40 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)'
Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. & Jamil-ur-Rehman Sb.
08.45 Q&A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad and Urdu speaking guests.
09.45 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb.
Lecture on Islamic etiquette
10.15 Indonesian Service:
11.15 Safar Hum Nay Kiyaa: ®
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
12.55 Urdu Class: class No. 398 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: rec. 03.05.00 ®
16.05 Children's Corner: Guldastah No.30 ®
16.25 French Mulaaqaat: ®
17.30 German Service:
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30 Arabic Service: Bustan-ul-Huda
20.30 Q/A Session: ®
21.30 Hamaari Kaenaat: ®
22.05 Children's Mulaaqaat: Rec 03.05.00 ®
23.10 Safar Ham Nay Kiyaa ®

Thursday 2nd May 2002
2 Hijrat 1381 / 19 Safar 1423

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
01.00 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A Session: Rec. 16.09.95 – With German Speaking guests, in Cologne, Germany
02.40 MTA Lifestyle: Perahan ' Tips on Sewing'
Presentation MTA International
02.55 MTA Lifestyle: Al Maa'idah Cookery Programme. How to prepare a delicious dish.
Presentation MTA Pakistan
03.15 Canadian Horizon: Children's Class No.17
Presentation MTA Canada
04.00 Urdu Speech: by Wazeer Khan
'The Achievements of Hadhrat Musleh Maud (RA)' – on the occasion of Hadhrat Musleh Maud (RA) Day
04.30 Computers for Everyone: Informative set of Lectures on how to use a computer. Topic: 'The operating system'
Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
04.55 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.250
06.10 MTA International News:
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.87 Rec.11.10.95
07.30 Sindhi Service: F/S 04.04.97 ®
Presentation MTA Pakistan
08.35 Question & Answer Session: ®
09.45 Urdu Speech ®
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel A documentary about a visit to Mount Vesuvius, in Italy
11.40 Al Maa'idah ®
12.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session in Urdu
14.00 Bangla Shomprachar: Rec 14.06.96
15.05 Tarjamatul Qur'an Class no. 250 rec. 03.06.98
16.10 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.35 French Service:
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.87 ®
19.40 Arabic Service:
20.40 Question & Answer Session in English ®
21.50 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.10 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: ®
23.35 MTA Travel ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, April 26, 2002 Issue No. 17

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

احمدیہ مشن انگلستان کی ضیاءپاشیاں وسط ۱۹۲۰ء میں

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ انگلستان (ولادت دسمبر ۱۸۸۳ء بیعت ۱۹۰۱ وفات ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء) کی الفضل ربوہ میں شائع شدہ ۸۲ سال قبل کی دواہم رپورٹوں کے اقتباسات:۔

ا۔ مطبوعہ رپورٹ ۱۰ر مئی ۱۹۲۰ء

بوسینیا میں تبلیغ

"ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر فہمی برکات رچ پی۔ایچ۔ڈی سکنہ بوسینیا نے گو ابھی تک اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کیا مگر وہ خود فرمایا کرتے ہیں کہ آپ سے ملاقات ہونے سے قبل میں پیدائش کے لحاظ اور نام سے مسلمان تھا۔ مگر مذہباً مسلمان نہ تھا۔ اب احمدیت مجھے اسلام کی جان اور امید معلوم ہوتی ہے۔ یہ دوست اپنے ملک کے ایک نووارد مسلمان تاجر کو احمدیہ مشن کے حالات سنا کر قیام گاہ مبلغین پر لائے۔ اور تاجر موصوف نے ڈاکٹر برکات رچ کی ترجمانی سے ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ اور اسلام کے متعلق بہت سے سوالات وجوابات کی صورت میں گفتگو کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو بوسنیس پیر مرد کے ذہن نشین کرایا۔ اور کچھ عربی لٹریچر دیا تا وہ اپنے ملک میں جاکر "جوجا" اور "ملاؤں" کو ایک طرف اور آزاد خیال نوجوانوں کو دوسری طرف اسلام کی امید سے مطلع کرے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کو جلد بار آور کرے گا۔ وہاں کی حکومت اور وہاں کے بہی خواہانِ اسلام احمدیت..... کی تلاش میں ہیں۔

لیکچرز

سوسائٹی انٹرنیشنل ڈی فیلولوجی سائنس ایٹ بوز آرٹس میں ۱۳ر اپریل کو خاکسار کا لیکچر "فارسی اور سنسکرت دونوں بہنیں ہیں" کے مضمون پر ہوا۔ ڈاکٹر ہنری ایم لیون (ایم اے، پی ایچ ڈی) صدر جلسہ تھے۔ آپ کا منشاء ہے کہ یہ تقریر سوسائٹی کے رسالہ Ohilomatt میں شائع ہو جائے۔ گزشتہ اتوار کو مسٹر کرشنا (بی اے) نے احمدیہ لیکچر ہال میں "اسلام ہمدردی خلائق کی تعلیم دیتا ہے" کے مضمون پر تقریر کی۔ حاضرین میں ڈاکٹر و میڈیم لیون ایم اے بھی تھے۔ ڈاکٹر موصوف نے آدھ گھنٹہ تک حاضرین جلسہ کو اپنی عالمانہ تقریر سے محظوظ کیا۔ ہائڈ پارک میں فیتھ برادرس۔ بابو عزیز الدین صاحب اور عاجز برابر مسیحی مقررین کا قافیہ تنگ کرتے اور پیغام پہنچاتے ہیں"۔

۲۔ مطبوعہ رپورٹ ۳۱ر مئی ۱۹۲۰ء

"الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں میں نے بہن آمنہ ٹامسن کا خط شائع کرایا تھا۔ اور ان سے خط وکتابت ہونے ان کے لنڈن آنے اور ملک ناروے کے اخبارات کو خطوط وغیرہ لکھنے کے ارادوں کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قرارداد کے مطابق بہن موصوف لندن آئی۔ اور اس وقت احمدیہ مشن واقعہ ۴ سٹار سٹریٹ کی معزز مہمان ہے۔ سابقہ خط کی اشاعت کے وقت گو ہماری بہن عقیدتاً مسلمان تھی اور ان کے قلب میں محمد عربی ﷺ اور قرآن پاک کی عظمت وعزت کے لئے احساس تھا نیز احمدیہ مشن کے ساتھ تعلق بھی تھا مگر ان کو حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بیعت کا شرف حاصل نہ تھا۔

ان کی آمد اور یہاں کا قیام ایک ہی دن میں ان کے لئے بیعت کی سعادت حاصل کرنے کا موجب ہوا۔ اور ہفتہ رواں میں بحیرہ جرمن کے مشرقی ساحل یعنی ملک ناروے سے ایک سفید پرندہ اُڑ کر خدا کے مسیح موعود احمد نبی اللہ فداہ ابی وامی کا شکار ہوا۔ اور مسز ٹامسن کو آمنہ خاتون احمدی کے قابل رشک خطاب کی عزت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

بہن آمنہ ٹامسن ارادہ رکھتی ہیں کہ ناروے میں جو انکی جائیداد ہے اور جس کا اس وقت مقدمہ ہے اور مشرقی افریقہ میں جو جائیداد ہے ان کی آمد سے کچھ روپیہ ناروے میں اشاعت احمدیت پر صرف کریں اور احمدیہ لٹریچر نارویجین زبان میں شائع کر کے وہاں اشاعت اسلام کی جائے۔ کیونکہ بہن موصوفہ ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتی ہیں کہ ناروے میں اکثر لوگ اسلام سے بہت ناواقف ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان بت پرست اور نہایت غیر مہذب ناشائستہ لوگ ہیں۔ اور جو کچھ پادری صاحبان نے ان کو بتایا ہے اسے کالوجی مانتے ہیں۔ آہ! یہی حال یورپ کے دوسرے ملکوں کا ہے اور مسلمانوں کی گری ہوئی حالت نے ان خیالات کو اور تقویت دی ہے......

رچمانڈ میں سلسلہ لیکچرس

رچمانڈ نواح لنڈن میں اعلیٰ طبقہ کے لوگوں سے آباد پُرفضا پُررونق جگہ ہے۔ وہاں کے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کی نیت سے اس جگہ لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ رچمانڈ ٹائمز میں تقریروں کا اشتہارات شائع کرانے کے علاوہ پوسٹرس یعنی بڑے اشتہارت خوبصورت نیلے موٹے حروف میں رچمانڈ، ٹویکنہم اور قرب کے علاقوں کی دیواروں پر چسپاں کرائے گئے اور گر آپ عالم تصور میں انگلستان آجائیں اور رچمانڈ کے بازاروں میں کسی اشتہار کی جگہ پر آپ کی نظر پڑے تو آپ ذیل کی عبارت پڑھ کر خوش ہوں گے:۔

Ethrington Hall Richmond.

A sereis of Lectures on Islam, and the British Empire, will be dlivered by Fatih Mohd Sayal. M.A, Qadian, Punjab. (India) on May 3rd, 10th,& 20th at 8pm. Admission Free. All are Cordially invited.

اتھرنگٹن ہال رچمانڈ

اسلام اور سلطنت برطانیہ پر لیکچروں کا ایک سلسلہ فتح محمد سیال ایم اے سکنہ قادیان پنجاب۔ انڈیا مئی کی ۳، ۱۰ اور ۲۰ تاریخ کو ۸ بجے شام تین لیکچر دیں گے۔ داخلہ مفت۔ حاضری کی درخواست

اس سلسلہ کی پہلی تقریر اپنے وقت پر نہایت قابلیت اور عمدگی سے ہوئی اور مبلغ احمدیت نے پیغام حق احسن طریقے سے پہنچادیا اور زمانہ کے نبی اللہ کے فرستادہ احمد قادیانی کا احمدی رنگ میں ذکر کیا۔ انشاء اللہ ۱۰ر اور ۲۰ر مئی کو باقی لیکچر بھی اپنی شان کے ساتھ ہوں گے۔

حمیدہ باٹملے کا نامہ اخلاص

عزیزہ حمیدہ سلمہا باٹملے نے درخواست بیعت کے ساتھ ذیل کا نامہ اخلاص دربارِ خلافت میں بھیجا۔

"حضرت اقدس۔ میں یہ عریضہ نیاز حضور میں اس لئے لکھ رہی ہوں کہ حضور میری درخواست بیعت منظور فرما کر مجھے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی عزت بخشیں۔

میں احمدیت کی تعلیم میں اس وقت سے دلچسپی لیتی ہوں جب سے کہ (وکٹوریہ اسٹیشن پر شاہ ایران کی آمد کے موقعہ پر) میں نے مسٹر نیّر سے "صداقت کی طرف بلاوا" نام رسالہ لیا۔ اور پھر اس کا مطالعہ کر کے اسے اپنے میاں کو بھیج دیا۔ میرا میاں اس رسالہ کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا۔ اور انہوں نے فوراً مسٹر نیّر سے خط وکتابت شروع کردی اور آخر ایک سچا احمدی ہو گیا۔ میں بھی صدق دل سے وہی کروں گی جو تمام سچے اور مخلص احمدی کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ حضور مجھے سلسلہ احمدیہ میں ایک خادمہ کے طور پر شامل فرمائیں گے اور دعا فرمائیں گے کہ میں اس اچھے کام میں ممد ہو سکوں۔ جو مسٹر سیالؔ اور مسٹر نیّرؔ یہاں کر رہے ہیں۔

میں ہوں حضور کی وفادار خادمہ

گرٹروڈ لیٹیا حمیدہ باٹملے

سعیدہ وفاطمہ فیتھ کی سالگرہ

اس ملک میں سالگرہ منانے اور یوم پیدائش پر بچوں کو تحائف دینے کا رواج ہے۔ عزیزہ سعیدہ فیتھ اخویم محمد سلمان فیتھ کی بڑی لڑکی کا یوم پیدائش ۱۸ر اپریل کو تھا۔ اتفاق حسنہ سے شیخ فضل کریم صاحب کا مرسلہ "رومال" جو بابو عزیز الدین صاحب بمبئی سے ساتھ لائے تھے عین سالگرہ کے دن سعیدہ کو پہنچا۔ رومال لے کر بھولی سعیدہ نے کہا

"Allah knew it was my Birth day".

اللہ کو معلوم تھا کہ آج میری سالگرہ ہے۔ ۲۲ر مئی کو اخویم موصوف کی چھوٹی لڑکی فاطمہ کی سالگرہ تھی۔ اس پر بھی بچوں کے ننھے قلب پر اثر ڈالنے کے لئے اخویم موصوف کے گھر پر گئے اور ننھی فاطمہ اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کی۔

متفرق تبلیغ

رسالہ برٹن اینڈ انڈیا میں "شاہی سیاسیات" کے عنوان سے مولوی فتح محمد سیال کا ایک نہایت قابلیت سے لکھا ہوا مضمون شائع ہوا ہے۔ مے ڈے یعنی یکم مئی کو یہاں کے مزدوروں نے شاندار جلوس نکالے اور مظاہرے کئے۔ موقعہ کو غنیمت سمجھ کر احمدی لٹریچر کی ایک مقدار ان میں تقسیم کردی گئی"۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔